عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۴ - شمارہ ۲۱

ہفت روزہ

ختم نبوة

انٹرنیشنل

جنوبی امریکہ
کی ایک ریاست سُری نام
میں محمد جیاد کا جہاد
متعدد قادیانی حلقہ بگوش
اسلام ہو گئے

حکومت نے افغانستان
میں جاسوسی کے لیے ۵ لاکھ روپے
دیئے
مرزا محمود نے ہضم کر لیئے!

ربوہ
جاسوسوں کا مرکز
رہا ہے

حنیف رامے!
شرم تم کو مگر نہیں آتی

کہ پی ٹی کے چیئرمین اپنی
پوزیشن واضح کریں

بی مسلم لیگ!
سُن تو سہی جہاں میں
ہے تیرا فسانہ کیا؟

قرآن پاک کی ضرورت

افریقی ممالک میں تقسیم کیلئے

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کو کچھ افریقی ممالک سے خطوط ملے ہیں۔ جن میں وہاں کی مسلم تنظیموں نے اپنے پاکستان کے مسلمان بھائیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہمیں

زیادہ سے زیادہ تعداد میں قرآن پاک کے نسخے بھیجیں

یہ بات قابل توجہ ہے کہ افریقی ملکوں میں یہودی، عیسائی، قادیانی ایسے نسخے تقسیم کر رہے ہیں جن میں لفظی و معنوی تحریف کی گئی ہے جس سے وہاں کے مسلمان سخت پریشان ہیں اور اسی لئے انہوں نے اپنے پاکستانی بھائیوں سے قرآن پاک کے نسخے اور انگریزی زبان میں اسلامی کتب بھیجنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ہم تمام اہل اسلام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ

افریقی ملکوں میں قرآن پاک تقسیم کرنے کے لئے قرآن پاک کے ایسے نسخے جن کی طباعت اور کاغذ عمدہ ہو دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی کے پتہ پر جمع کرائیں۔ اس کے ساتھ اگر حسب استطاعت مصارف بھی جمع کرا دیں۔ تو اس طرح قرآن پاک کے ہوائی جہاز کے ذریعے جلد بھیجنے کا انتظام ہو سکے گا۔ فی نسخہ کم از کم ایک سو روپیہ تک خرچہ آئے گا۔ امید ہے کہ اہل پاکستان اپنے افریقی بھائیوں کو مایوس نہیں کریں گے۔ یہ بہت بڑا کار خیر ہے ہر پاکستانی مسلمان کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔

(مولانا) خان محمد
(امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

(مولانا مفتی) احمد الرحمان (نائب امیر)

عبدالرحمن یعقوب باوا
ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

(مفتی) ولی حسن ٹونکی،
(مفتی اعظم پاکستان)

(مولانا مفتی) محمد یوسف لدھیانوی،

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان
ختم نبوۃ
ہفت روزہ کراچی
جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۴۱
۱۶ رجب المرجب ۱۴۰۶ھ
بمطابق
۲۸ مارچ تا ۳ اپریل ۱۹۸۶ء

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلسِ ادارت
مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول
عبدالرحمن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت
محمد عبدالستار واحدی

بدلِ اشتراک
سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

رابطۂ دفتر
مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۷۱

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند	بھارت
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کینیڈا
حضرت مولانا سعید الانگار	فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نورالحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کنری	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد راشد	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف ولی اللہ

بدلِ اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

قادیانی ڈی ای او کو سیالکوٹ سے تبدیل کیا جائے

ڈسکہ (نمائندہ ختم نبوت) ڈسکہ سے قریبی تحصیل نارووال سے آئے ہوئے جناب ملک تاج دین صدر پنجاب ٹیچرز یونین ضلع سیالکوٹ نے رانا اشتیاق احمد چیئرمین پریس کلب ڈسکہ کو ایک ملاقات میں بتایا کہ ضلع سیالکوٹ میں محکمہ تعلیم کے سربراہ نثار اختر حسین نے اپنے نام کے ساتھ زیدی کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے وہ قادیانی ہے انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایک ضلعی سربراہ محکمہ تعلیم دیندار اور مسلمان ہونا چاہیے تھا مگر افسوس کہ ہمارے اعلیٰ حکام اس پر توجہ نہیں دیتے انہوں نے کہا کہ ڈی ای او نثار اختر نے محکمہ میں بدعنوانی اور ہٹ دھرمی کی انتہا کر رکھی ہے جس کی وجہ سے اس کی انکوائری کے احکام جاری ہو چکے ہیں انہوں نے کہا کہ ضروری تھا کہ انکوائری سے پہلے اسے معطل کیا جاتا مگر کم از کم اسے تبدیل کرنا از حد ضروری ہے انہوں نے کہا کہ اس کی دیدہ و دانستہ طور پر بددیانتی عیاں ہے کہ اس نے پی ٹی سی اور بھرتی کے لئے ایک ہزار روپیہ وصول کرنا شروع کیا ہے اور مسلم اساتذہ کے ساتھ اس کا رویہ نامناسب اور قابل اعتراض ہے جس کی وجہ سے پنجاب ٹیچرز یونین اس سے نالاں ہے انہوں نے بتایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت گجرات کی طرف سے ایک پمفلٹ شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے احتجاج کیا تھا کہ موجودہ ہیڈ ماسٹر قادیانی ہے جس نے قادیانی تبلیغ و تربیت کا بازار گرم کر رکھا ہے اور مسلم اساتذہ سے غلط رویہ روا رکھا ہوا ہے انہوں نے کہا کہ آخر کار انہیں تحریک چلانا پڑی جس کی وجہ سے اس ہیڈ ماسٹر نثار اختر زیدی کو تبدیل کیا گیا تھا انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ ضلع گجرات کے باشعور عوام نے قادیانی ہیڈ ماسٹر کو برداشت نہیں کیا جو کہ آجکل ترقی پا کر ضلع سیالکوٹ کا ڈی ای او سربراہ مقرر ہوا ہے، ملک صاحب نے بتایا کہ اس سلسلے میں ایک پمفلٹ انجمن غلامان مصطفیٰ سیالکوٹ کی طرف سے بھی شائع ہوا تھا جس میں احتجاج کیا گیا تھا کہ ضلعی محکمہ تعلیم کا سربراہ قادیانی برداشت سے باہر ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ ہماری اسلامی حکومت اس سلسلے میں کیا سوچ رہی ہے انہوں نے کہا کہ نثار اختر زیدی قادیانی کو ضلع گجرات کے لوگوں نے ہیڈ ماسٹر برداشت نہیں کیا تھا مگر اب اس کو ضلع سیالکوٹ محکمہ تعلیم کا سربراہ ڈی ای او بنا دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ اس نے غیر قانونی بغیر میرٹ کے قادیانی اساتذہ بھرتی کر رکھے ہیں جن سے نذرانے وصول کئے گئے ہیں مگر مسلم اساتذہ کے تمام مسائل التوا میں پڑے ہیں جنہیں یہ نظر انداز کئے ہوئے ہے، جناب ملک تاج دین نے کہا کہ اگر محکمہ تعلیم کے حکام نے اسے سیالکوٹ سے تبدیل نہ کیا تو ضلع سیالکوٹ کے عوام قادیانی ڈی ای او کو نکالنے کے لئے تحریک پر مجبور ہوں گے جس کی تمام تر ذمہ داری محکمہ تعلیم پر عائد ہو گی انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس کی انکوائری سے پہلے اسے فوری طور پر یہاں سے تبدیل کیا جائے۔

شیر پنجاب کا دورۂ حاصل پور

حاصل پور (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما اور شیر پنجاب مولانا اللہ وسایا صاحب نے تحصیل حاصل پور کا ایک روزہ دورہ کیا مختلف وفود سے ملاقات کی، پریس کانفرنس سے خطاب کیا اس کے بعد مجلس کے زیر اہتمام ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا، کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے لوگوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ شیر پنجاب نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیت ایک ناسور ہے اور عالم اسلام کے خلاف استعماری طاقتوں کا آلہ کار اور ایجنٹ ہے آج بھی اسرائیل کی فوج میں قادیانی نہ صرف بھرتی ہو کر غریب مسلمانوں کے سینے چھلنی کر رہے ہیں بلکہ اسرائیل میں قادیانی جماعت کے مراکز موجود ہیں خدا نہ کرے اگر کسی وقت اسرائیل جارحیت کا رخ پاکستان کی تنصیبات کی طرف ہوا تو انہیں معلومات پہنچانے میں پیش پیش ہوں گے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کا اہم اجلاس

مجلس تحفظ ختم نبوت ڈویژن حیدرآباد کا ایک اہم اجلاس مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۸۶ء بروز جمعہ بمقام دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت لطیف آباد نمبر ۸ آٹو بھان روڈ حیدرآباد منعقد ہو گا جس میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی مدظلہم العالی اراکین ختم نبوت کو خصوصی خطاب فرمائیں گے اور جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا عالمی تنظیم ختم نبوت کی کارکردگی پر روشنی ڈالیں گے، حیدرآباد ڈویژن کے تمام اراکین اور عہدیداروں سے اپیل ہے کہ وقت کی پابندی کریں اور اس اہم اجلاس میں شرکت کریں۔

نذیر احمد بلوچ مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد

گوٹھ گمبو میں مجلس کا اجلاس

ایک مشترکہ اجلاس مجلس تحفظ ختم نبوت گوٹھ گمبو خان کھوسہ میں ہوا جس کی صدارت نیاز احمد کھوسہ نے کی، اجلاس میں جناب عبدالشکور خان عبدالصمد خان، محمد جام خان کھوسہ، محمد حیات خان ڈومکی اور عبدالمجید نے بھی خطاب کیا۔ عبدالصمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ پاکستان میں قادیانیوں پر پابندی لگائی جائے اور ملک میں اسلامی نظام نافذ کیا جائے، اس کے بعد جناب نیاز محمد صاحب نے خطاب کیا انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ ملک میں قادیانیوں کی تبلیغ کو ختم کیا جائے، اس وقت پاکستان میں قادیانی کھلے عام کرتے ہیں۔ اجلاس جناب عبدالمجید کی دعا پر ختم ہوا۔

مولانا قاضی اللہ یار گوجرانوالہ میں

گوجرانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما قاضی اللہ یار صاحب گوجرانوالہ کے دورے پر تشریف لائے اس دوران انہوں نے مختلف علماء کرام و دوست احباب سے ملاقات کر کے مسئلہ ختم نبوت اور قادیانیت پر تبادلہ خیال کیا۔ شہر کے مختلف مقامات پر درس بھی دیئے علاوہ ازیں دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں بعد نماز عشاء ۸½ بجے تا ۹½ بجے شب ایک ترجمہ کلاس کا

پروگرام شروع کیا۔ افتتاحی تقریب میں مولانا محمود الحسن مدرس مدرسہ اشرف العلوم حافظ محمد یوسف عثمانی ڈاکٹر غلام محمد سید عبدالمالک شاہ، حافظ محمد ثاقب نے تربیتی کلاس کی افادیت پر روشنی ڈالی اس پروگرام کو بہت سراہا گیا۔ اس تربیتی کلاس میں علمائے کرام دینی مدارس کے طلبہ کے علاوہ اسکول و کالج کے طلبہ بھی شریک ہوتے ہیں اس تربیتی کلاس سے ناظم تبلیغ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر اور مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری بھی وقتاً فوقتاً خطاب کریں گے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت تناول کا

ایک خصوصی اور اہم اجلاس

(رپورٹ ولی محمد خان)

مجلس تحفظ ختم نبوت علاقہ امب تناول کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالجلیل صاحب بمقام اچھڑیاں منعقد ہوا۔ قرآن پاک کی تلاوت سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ ولی محمد خان ناظم اعلیٰ نے گذشتہ اجلاس کی کارروائی پڑھکر سنائی۔ اجلاس کا آغاز حضرت مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب کے خطاب سے ہوا۔ آپ نے علاقائی مجلس کے ارکان کی ان کوششوں پر مسرت کا اظہار کیا جو وہ کر رہے ہیں۔ اس اجلاس میں مہمان خصوصی مولانا محمد مظفر اقبال قریشی صاحب تھے انہوں نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کے اس ماہانہ اجلاس اور اس کی بھرپور حاضری سے مجھے بڑی مسرت ہوئی ہے ہم اس طرح ذمہ داری سمجھکر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کوششیں کرتے رہے تو مرزائی اپنے برے انجام کو جلد پہنچ جائیں گے۔ مولانا عبدالجلیل صاحب نے کہا کہ ریاست تناول کے نواب کو سنہ ۱۹۳۸ء میں مرزائیوں کی طرف سے مرزائیت کے قبول کرنے کی دعوت ملی تو اس وقت کے نامور عالم مولانا قاضی محمد عبداللہ کھبائی والے نے فتویٰ دیا کہ قادیانی مرتد ہے اور اسکی دعوت کو قبول کرنے والا شخص بھی مرتد ہو جائے گا۔ انہوں نے ریاست کے صدر مقام امب کی جامع مسجد میں کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ اگر نواب بھی اس دعوت کو قبول کرے گا تو کافر و مرتد ہو جائے گا قاضی صاحب کے فتوے سے سب کی آنکھیں کھل گئیں البتہ کچھ مخفی طبقہ نے ارتداد کو قبول کیا ان میں سے اکثر تائب ہو گئے ہیں۔ اسی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عمران الشاہ ناظم نشر و اشاعت نے ایک مفتی کے نکاح کو روکنے کا قصہ سنایا اور کہا کہ ہمارے شہر میں انہوں نے رشتہ کیا مگر جب ہم کو علم ہوا تو ہم نے رکاوٹ ڈال دی۔ اور اب وہ مفتی ایک بڑے جرگہ میں اعلان کر چکا ہے کہ میں غلام احمد قادیانی کو کافر مرتد سمجھتا ہوں اور حلفیہ بیان بھی لکھکر اس نے دے دیا ہے جو ولی محمد خان نے اجلاس میں پڑھکر سنایا۔

مولانا محمد ایوب خطیب روڑیانے کہا حکومت ہمارے مطالبات کو نظر انداز کر رہی ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ تین سال کا عرصہ ہو گیا ہے کہ مولانا اسلم قریشی کا پتہ نہیں لگ سکا۔ جناب حیدر زمان خان ناظم تبلیغ مجلس نے کہا کہ علماء کرام کے شانہ بشانہ ہم کو قربانیاں دینی ہیں انہوں نے کہا کہ علماء کرام کی قیادت میں مسلمانوں کو متحد ہو کر تحفظ ختم نبوت کے عقیدہ کے لئے قربانیاں دینی چاہئیں انہوں نے کہا ہم مالی جانی تعاون کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت تناول کا گذشتہ اجلاس بھی حیدر زمان خان کے مکان کے وسیع میدان میں منعقد ہوا تھا۔ اور اس میں بھی پچاس کے لگ بھگ اراکین مجلس اور علماء کرام نے شرکت کی آج کے اجلاس کے میزبان جناب حبیب الرحمٰن صاحب رابطہ سیکریٹری نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اجلاس سے مولانا محبوب الرحمٰن مولانا عبدالحکیم صاحب جناب کالو خان قاری میر محمد شاہ صاحب مراد پوری اور مولانا فیض احمد صاحب امام مسجد اچھڑیاں نے بھی خطاب کیا۔ آخیر میں حضرت مولانا سید اسرار الحق شاہ نے ختم نبوت کے موضوع پر ایک جامع تقریر کی۔

جنوبی امریکہ کی ایک ریاست سُری نام میں محمد جیاد کا جہاد متعدد قادیانی حلقہ بگوش اسلام ہو گئے

جنوبی امریکہ سوری نام میں مجاہد ختم نبوت جناب محمد جیاد صاحب نے قادیانیوں کا جنازہ نکال دیا۔ انہوں نے زوردار طریقے سے قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور خلاف اسلام سرگرمیوں کے خلاف تعاقب شروع کر دیا ہے وہاں سے آمدہ ایک خط میں انکشاف کیا گیا ہے کہ محمد جیاد صاحب کی محنت اور شب و روز کی تبلیغی جدوجہد سے بہت سے قادیانی جو اکثر لاہوری گروپ سے تعلق رکھتے تھے مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں ـــــ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں موصول خط میں مرزا قادیانی کی اصل کتابوں کے حوالے طلب کئے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے انہیں حوالہ جات اور رد قادیانیت کا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے ـــــ خط میں اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ نبی کریم تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفیٰ، صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں اور باغیوں کا تعاقب جاری رکھا جائے گا تا آنکہ اس اسلام دشمن فتنے کا یہاں سے نام و نشان مٹ جائے۔

اخبار ختم نبوت

مجلسِ عمل تحفظِ ختم نبوت ضلع گجرات کا انتخاب

گجرات (نمائندہ ختم نبوت) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع گجرات کا انتخابی اجلاس دفتر مجلسِ تحفظ ختم نبوت مجلہ مسجد حیات النبیؐ گجرات میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت الحاج محمد سرور کاشمیری نے کی۔ مجلس عمل کے جنرل سکرٹیری جناب مولانا عبدالرؤف شاہد نے مجلسِ عمل کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا مجلس عمل کا کام اسلام کے بنیادی اور اساسی عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہے مجلس پورے ملک میں یہ دینی فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ مولانا اسلم قریشی کے اغواء کو تین سال ہو چکے ہیں لیکن ابھی حکومت مجرموں کو گرفتار کرنے میں ناکام ہے نیز مطالبہ کیا گیا کہ مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے۔ اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اس کے بعد صدر مجلسِ عمل تحفظ ختم نبوت چوہدری محمد خلیل صاحب نے نئے انتخاب کی تجویز پیش کی جس کی تائید سید باقر رضوی۔ عنایت اللہ سالار اور دیگر ارکان نے کی چنانچہ مندرجہ ذیل حضرات کو متفقہ طور پر عہدیدار منتخب کیا گیا۔ جناب الحاج محمد سرور کاشمیری سرپرست مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع گجرات، جناب چوہدری محمد خلیل صاحب صدر مجلسِ عمل تحفظِ ختم نبوت ضلع گجرات جناب مولانا قاری محمد اختر صاحب نائب صدر، جناب مولانا محمد صدیق صاحب نائب صدر جناب مولانا قاری عبدالباقی صاحب نائب صدر جناب مولانا عبداللطیف صاحب جامی نائب صدر جناب مولانا عبدالرؤف صاحب شاہد جنرل سیکرٹری، سید نیاز احمد شیرازی ایڈووکیٹ جائنٹ سکرٹری جناب راجہ طارق محمود صاحب سکرٹری اطلاعات، صوفی محمد جمیل صاحب جائنٹ سکرٹری عہدیداروں کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی سید باقر رضوی، قاری حبیب الرحمٰن، قاری محمد شفقت عنایت اللہ سالار، آصف محمود بٹ، حمید اللہ عثمانی عبدالسمیع صاحب قاری عبدالمجید، مرزا سردار، احسان الحق انجم ضیاء اللہ لالہ محمد عظیم ملک خالد کنجاہی طفیل میر ضیاء الامین۔

☆ ☆ ☆

ہری پور ہزارہ میں علماء کے ہنگامی اجلاس کا پُرزور مطالبہ

ہری پور (نمائندہ ختم نبوت) ہری پور ہزارہ کے علماء کرام کا ایک ہنگامی اجلاس حکیم محمد فرید صاحب کی صدارت میں ہوا قاری غلام مصطفےٰ صاحب کی تلاوت کے بعد مولانا قاضی گل رحمٰن خطیب مدنی مسجد ریلوے اڈہ ہری پور نے مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی علماء کرام نے قرارداد کے ذریعہ قادیانیوں (مرزائیوں) کی بڑھتی ہوئی جارحیت اور قادیانیت کی شدید مذمت کی گئی اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ سکھر اور ساہیوال کے شہداء کے قاتلوں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں

اجلاس میں جنوبی افریقہ کی عدالت کے یہودی جج کے جانبدارانہ فیصلہ پر کڑی نکتہ چینی کی گئی جس نے قادیانیوں کو مسلمان قرار دیکر عالم اسلام کے جذبات کو مجروح کیا ہے اجلاس میں تمام عالم اسلام سے اپیل کی گئی کہ اس واقعہ کے خلاف عالمی سطح پر احتجاج کیا جائے۔ بڑے جوش و خروش کے ساتھ اجلاس میں جناب مولانا محمد اسلم قریشی کی عرصہ دراز سے گمشدگی اور حکومت کی سستی پر بھی نکتہ چینی کی گئی۔

ٹی آئی کالج ربوہ سے ناتجربہ کار قادیانی پروفیسر کو تبدیل کیا جائے۔ مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ کے معاملات کی اصلاح کے لئے چھ سال سے تعینات پرنسپل ملک محمد بخش کو تبدیل کر کے سرگودھا اور بھکر سے جناب مظفر عباس کو ربوہ کالج کا نیا پرنسپل تعینات کرنے پر صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد نواز شریف کے مستحسن فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپیل کی ہے کہ ناتجربہ کار ٹی آئی کالج ربوہ میں تعینات ہونے والے فزکس کے قادیانی پروفیسر ادریس کو ربوہ سے جلد تبدیل کیا جائے انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل صدر مملکت اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے اپیل کی تھی کہ ربوہ کالج کے پرنسپل کو بلاتاخیر تبدیل کر دیا جائے کیونکہ اس کی سرگرمیاں کالج مفاد کے خلاف تھیں مولوی فقیر محمد نے مطالبہ کیا ہے کہ کالج لائبریری سے مرزائیوں کا لٹریچر نکال کر جلا دیا جائے۔ کالج میں حکومت کی طرف سے ۲ لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر شدہ عالیشان مسجد میں پانچ وقت باجماعت نماز کی ادائیگی کے لئے ایک امام مسجد مقرر کیا جائے کالج کے طالب علموں کے شناختی کارڈ پر مرزائیوں کے میزان المسیح کا موٹو ختم کر کے کالج کا نشان بنایا جائے قادیانی طلبہ کو غیر قانونی طور پر کلمہ طیبہ کا سٹیکر لگا کر کالج میں داخلہ بند کیا جائے، مسلمان پروفیسروں اور مسلمان طلبہ کا تحفظ کیا جائے۔ یاد رہے کہ نئے پرنسپل مظفر عباس نے ۱۹ جنوری سے چارج سنبھال لیا ہے۔

●●●●

کے پی ٹی کے نئے سربراہ آفتاب عالم اپنی پوزیشن واضح کریں

مسٹر آفتاب عالم کو کراچی پورٹ ٹرسٹ کا نیا سربراہ مقرر کیا گیا ہے ان کے بارے میں متضاد رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں بتایا جاتا ہے کہ وہ قادیانی ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ان کی قادیانیوں سے رشتہ داری ہے۔ ایسے میں انہیں چاہیے کہ کھل کر بیان دیں کہ وہ قادیانی نہیں ہیں اور وہ مرزا قادیانی کو جسے قادیانی اپنا نبی اور مسیح وغیرہ کہتے ہیں اُسے کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں بصورت دیگر انہوں نے وضاحت نہ کی تو ان کے بارے میں ملنے والی رپورٹیں شائع کر دی جائیں گی حکومت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ آفتاب عالم کے بارے میں تحقیقات کرے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے

عمرکوٹ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت عمر کوٹ کے کارکن جناب جمیل بابر اور محمد صدیق ناگوری نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق اور وزیر اعظم محمد خان جونیجو سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو سرکاری ملازمتوں سے فوری برطرف کیا جائے۔ قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر غیر مسلموں کے ایک ایجنٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں، جو کہ سراسر اس ملک اور اسلام کے لئے ایک خطرہ ہے اس کے ساتھ یہ اسلام کو بلیک میل کر رہے ہیں ایک سچا مسلمان ہونے کی حیثیت سے تمام پاکستانیوں کا فرض بنتا ہے کہ قادیانیوں سے ہر قسم کا لین دین اور تعلقات ختم کیا جائے۔ مسلمانوں کو اب جاگ جانا چاہیے یہ یہودیوں کے ایجنٹ ہیں کلیدی عہدوں پر فائز ہیں ملک و قوم کے راز اور کمزوریاں یہودیوں تک پہنچاتے ہیں تمام مسلمان قادیانیوں کا بائیکاٹ کرکے محبت رسول اکرم ﷺ کا عملی ثبوت دیں تاکہ قادیانیوں کو شعائر اسلام سے روکا جائے۔

کنری کی خبریں

(محمد متبسم)

کنری (نمائندہ ختم نبوت) خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے یہاں پر قائم شدہ تنظیم تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوان صدر عبدالغفار مغل نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ہمارے قائدین کی مطالبات فوراً تسلیم کیے جائیں اور قادیانیوں کو آرڈیننس پر عمل کرنے کے لئے مجبور کیا جائے۔ گزشتہ دنوں حضرت مولانا قاری یار محمد عابد خطیب جامع مسجد فاروقیہ اوبھا شریف نے ربوہ ثانی کنری کا ایک روزہ دورہ کیا اور قادیانی تخریب کاروں کی امن دشمن کارروائیوں پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا انہوں نے انتظامیہ اور اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا کہ ان دہشت گردوں کو فوری گرفتار کیا جائے ورنہ شہر کا امن تباہ ہو سکتا ہے۔ حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی نے گزشتہ دنوں ربوہ ثانی کنری کا دو روزہ تفصیلی دورہ کیا اپنے دورے کے دوران نذیر بلوچ نے بخاری مسجد اور جمال اللہ الحسینی نے مدینہ مسجد قادیانیوں کی اکثریتی آبادی کے قریب اپنا ایمان افروز خطاب فرمایا علاوہ ازیں انہوں نے یوتھ فورس کے اجلاس میں بھی شرکت فرمائی اور نوجوانوں کے جذبے کو سراہا بعد ازاں انہوں نے کنری اور اس کے گرد و نواح میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی تبلیغ غنڈہ گردی۔ اور پر امن مسلمانوں کے جذبات بھڑکانے کی ناپاک کوششوں پر انتہائی افسوس و دکھ کا اظہار کیا انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت ان کی کارروائیوں پر مثبت قدم اٹھائے مولانا نذیر بلوچ نے اپنے دورۂ کنری کے موقع پر کہا ہے کہ چونکہ ربوہ اور انجمن قادیانیہ کو چلانے اسے زندہ رکھنے کے لئے سارا پیسہ وغیرہ کنری اور اس کے ارد گرد کے قادیانی چوہدری دے رہے ہیں اس لئے یہ کہنا بجا نہ ہوگا کہ کنری ربوہ کی ماں ہے۔ جتنا نقد کنری کے قادیانی دے رہے ہیں اور کوئی نہیں دے رہا۔

کنری پاک (نمائندہ ختم نبوت) تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کنری کے شعبہ اطلاعات کے سربراہ جناب قمر تبسم نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ ہم اور ہمارے اکابرین رہنما حکومت اور اس کے لیڈروں سے بارہا اپنے مطالبات تسلیم کئے جانے کی کوشش کر چکے ہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت ہمارے جائز مطالبات اس وقت تک نہیں مانے گی جب تک ہم اپنی جانوں کے نذرانے نہیں دیں گے

تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کنری کی نئی کابینہ کی جانب سے گزشتہ دنوں تنظیم کے ساتھیوں اور مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت اور معزز شہریوں کے اعزاز میں ماڈن کیفٹی کنری میں ایک پر تکلف ٹی پارٹی کا انعقاد کیا گیا جس سے خطاب کرتے ہوئے صدر عبدالغفار مغل نے کنری میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور اسلامی اصطلاحات کے مسلسل استعمال سے پیدا شدہ صورتحال پر روشنی ڈالی اور کہا کہ حکومت اس معاملے میں چشم پوشی سے کام لے رہی ہے

مولانا منظور احمد الحسینی کا خطاب

کراچی (ر) گزشتہ دنوں جامع مسجد گول مارکیٹ، ناظم آباد میں بعد نماز عشاء مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا منظور احمد الحسینی نے "مسئلہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری" پر ایمان افروز خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مسلمان نوجوانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کریں اور تمام دفاتر سے انہیں نکالنے کیلئے منظم جدوجہد کریں۔

ماریشس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کی تیاری

ماریشس سے آمدہ اطلاعات کے مطابق ماریشس کے مسلمانوں میں بھی بیداری کی لہر اٹھ کھڑی ہوئی ہے قادیانی جو پہلے خاصے جری اور دلیر تھے اب ڈرے ڈرے رہتے ہیں۔ گزشتہ دنوں انہوں نے ایک مسجد کے سامنے لٹریچر تقسیم کرنے کی کوشش کی اہل اسلام نے ان کا لٹریچر تقسیم نہیں ہونے دیا اور جو لٹریچر وہ تقسیم کر چکے تھے اسے جلا دیا گیا۔ وہاں کے مسلمانوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر پر اتفاق رائے ہو چکا ہے۔ دفتر کے لئے جگہ کے حصول کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ جونہی کوئی جگہ دستیاب ہوئی دفتر اور لائبریری قائم کر دی جائے گی۔

صدائے ختم نبوت

مسلم لیگ کا امتحان

یہ اداریہ کافی دن پہلے لکھا گیا تھا لیکن گذشتہ دو شماروں میں بوجہ شامل نہیں ہو سکا اس شمارے میں پیش کیا جا رہا ہے۔

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان نے ۱۷ فروری کو قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس کے موقعہ پر ایک پر امن اور خاموش مظاہرے کا انتظام کیا تھا اس دن ملک بھر سے ہزاروں کی تعداد میں علمائے کرام نے اسلام آباد پہنچنا تھا۔ مقام مسرت ہے کہ حکومت نے اس مظاہرے اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے حالات کا احساس کر لیا اور مجلس عمل کے راہنماؤں کو مذاکرات کی دعوت دیدی۔

مجلس عمل نے ۱۷ فروری کی تاریخ اس لئے مقرر کی تھی کہ اس تاریخ کو رائل فیملی ربوہ کے سربراہ مرزا طاہر کی ہدایت پر قادیانی غنڈوں نے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کو اس وقت اغوا کیا جب وہ تبلیغ ختم نبوت کیلئے قصبہ معراج کے جا رہے تھے۔ ان کے اغوا کو تین سال مکمل ہو چکے ہیں اس واقعہ کا اصل کردار رات کی تاریکی میں فرار ہو کر لندن جا چکا ہے۔ دوسرا کردار ڈی آئی میجر مشتاق ہے جو اب بھی اسی پوسٹ پر تعینات ہے تیسرا کردار اس وقت کا ایس پی سیالکوٹ طلعت محمود ہے جسے ناصر محمود گھمن زیادہ [illegible] اور وہ ڈیرہ غازیخاں میں ہے ہم یہ کہنے میں جھجک محسوس نہیں کرتے کہ اس کیس کو خراب کرنے اور مرزا طاہر کو بچانے کے لئے قادیانی ٹولے نے اپنے مرکزی خزانے کی تجوریوں کے منہ کھول دیے جس کی وجہ سے یہ اہم کیس تین سال سے معلق پڑا ہے ـــــــ بات صاف اور واضح ہے کہ اگر اس کیس میں مرزا طاہر ملوث نہ ہوتا تو وہ قطعاً ملک سے بھاگ کر نہیں جا سکتا تھا۔ اس کا چھپ چھپا کر بھاگنا ہی اس کے جرم کو ثابت کر رہا ہے ورنہ اگر وہ صدارتی آرڈیننس کی وجہ سے جاتا تو ربوہ کی رائل فیملی کے دوسرے ارکان کے پاؤں میں کس نے ہتھکڑے ڈال رکھے تھے انہیں بھی ساتھ ہی چمپت ہو جانا چاہیے تھا۔ آخر ڈاکٹر عبدالسلام بھی تو یہاں پھر رہا ہے اس پر صدارتی آرڈیننس کا کیوں اثر نہیں ہے؟

اس واقعے کا مسلمانان پاکستان ہی نہیں پوری دنیا میں شدید رد عمل تھا لیکن وہ رد عمل صرف زبان و قلم تک محدود تھا۔ مرکزی مجلس عمل کو پاکستان کے اردگرد ہونے والے واقعات کا پوری طرح احساس تھا اس لئے انتہائی اقدامات سے گریز کیا گیا تاہم اب قادیانی جارحیت حد سے زیادہ تجاوز کر چکی تھی۔ کئی مسلمان ان کی غنڈہ گردی کی وجہ سے جام شہادت نوش کر چکے تھے کھلم کھلا تبلیغ کی جا رہی تھی اور کی جا رہی ہے۔ قادیانی اور قادیانی نواز اخبارات و رسائل (امن کراچی تقاضے لاہور، ہفت وار لاہور وغیرہ) توہین آمیز اور اشتعال انگیز تحریریں شائع کر رہے ہیں ان حالات کی وجہ سے کسی بھی وقت مسلم قوم کا پیمانۂ صبر چھلک سکتا تھا۔ جس کی ابتدا بہر حال ۱۷ فروری کو اسلام آباد میں ہونے والے مظاہرے سے ہونا تھی۔ یہ تو اچھا ہو گیا جو حکومت اور حکمرانوں کو حالات کا پیشگی احساس ہو گیا اور انہوں نے مرکزی مجلس عمل کے راہنماؤں کو مذاکرات کی دعوت دیکر مندرجہ ذیل امور پر اتفاق کر لیا۔

(۱) ـــــ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کے سلسلہ میں وزیر اعظم اپنے اعتماد کی تفتیشی ٹیم مقرر کریں گے۔ جو چار ماہ کے اندر اس بات کی حتمی رپورٹ پیش کرے گی کہ اسلم قریشی زندہ ہیں یا قتل کر دیے گئے ہیں اگر قتل کر دیے گئے ہیں تو قاتل کون ہیں اور ان کے خلاف کیا کاروائی کی گئی۔

(۲) ـــــ مقررہ مدت سے ایک ماہ قبل حکومت تفتیشی صورت حال کے بارے میں مرکزی مجلس عمل کو اعتماد میں لے گی۔

(۵) ـــــ مسجد منزل گاہ سکھر کے کیس کا فیصلہ پندرہ روز کے اندر سنا دیا جائے گا ـــــ صدارتی آرڈیننس پر عملدرآمد کے سلسلہ میں وزیر اعظم، چاروں صوبائی حکومتوں سے فوری رپورٹ طلب کریں گے اور انہیں موثر عملدرآمد کی ہدایات جاری کریں گے نیز صدارتی آرڈیننس پر عملدرآمد اور دیگر متعلقہ امور کی نگرانی کے لیے وفاقی وزارت مذہبی امور میں نگران کمیٹی قائم کی جائے گی جس میں مجلس عمل کے پانچ نمائندے بھی شامل ہوں گے ـــــ ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ اور دیگر امور کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر صوبائی حکومتوں سے رپورٹ طلب کر لی گئی ـــــ قومی اسمبلی کی سفارشات کے بعد ان کو جلد قانونی شکل دی جائے گی ـــــ ربوہ کے نام کی تبدیلی پر اتفاق رائے ہو گیا عملی کارروائی جلد مکمل کی جائے گی ـــــ قادیانی جماعت کے نام ربوہ کی زمین کے تحقیقات اور الاٹمنٹ منسوخ کر کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیے جائیں گے ـــــ شبر گلشن کو مسجدیں دبائے گئے ایک قادیانی کی لاش کا مسئلہ بھی نمٹایا جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

پاکستان میں فتنۂ قادیانیت کو فروغ دینے کی اصل ذمہ دار مسلم لیگ ہے۔ قیام پاکستان کے بعد اس فتنے کو صرف زرعی زمین اور سکونتی جائداد کی صورت میں نوازا گیا بلکہ ملک کے حساس اور اہم کلیدی عہدے ان کے سپرد کر دیے گئے۔ قادیانی جماعت مسلم لیگ کی اتنی چہیتی اور لاڈلی تھی کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں صرف ظفر چوہدری کی وزارت کو بچانے کے لیے شمع ختم نبوت کے دس ہزار پروانوں کو خاک و خون میں تڑپا دیا گیا۔ اور لاکھوں کو پابند سلاسل کیا گیا آج پھر مسلم لیگ کو اقتدار ملا ہے۔ جو ایک امتحان کی حیثیت رکھتا ہے اگر مسلم لیگ مذکورہ سمجھوتے پر عملدرآمد نہیں کرتی یا یہ سمجھوتہ محض دفع الوقتی کے لئے کیا گیا ہے تو پھر پوری پاکستانی قوم یہ سمجھنے بلکہ کہنے پر مجبور ہو گی کہ منصب نبوت پر چور دروازے سے ڈاکہ ڈالنے والی مسلم لیگ ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں اگر ایسا نہیں اور خدا کرے ایسا نہ ہو اور لیگ حکومت خلوص نیت کے ساتھ سمجھوتے پر عمل کرے تو پھر ہمارا خدا راضی، ہم راضی، پوری قوم راضی اللہ تعالیٰ لیگی حکمرانوں کو ملک اور اسلام دشمن قادیانی ٹولے کو سمجھنے کی توفیق دے آمین۔

ہمیں اس بات پر انتہائی دکھ ہے کہ ایک طرف حکومت نے مجلس عمل کے مطالبات تسلیم کرنے کا اعلان کیا تو دوسری طرف ڈیرہ غازیخان میں وہاں کی انتظامیہ نے بڑے بڑے جید علماء کرام اور شمع ختم نبوت کے پروانوں کے ساتھ انتہائی وحشیانہ سلوک کیا۔ وہاں کے حالات کے عینی گواہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اگر تھوڑی دیر اور ہو جاتی تو ۱۹۵۳ء کے حالات پیدا ہو سکتے تھے یہ تو اچھا ہوا جو قادیانی اپنا مردہ اکھاڑ کر لے گئے ورنہ آج ڈیرہ غازیخان کے حالات مختلف ہوتے۔ حکومت کو بہر حال یہ بات دیکھنی چاہیے کہ ایسا کیوں ہوا؟

ڈیرہ غازیخان کا ایس پی طلعت محمود ہے۔ اور یہ شخص وہ ہے جس نے مولانا اسلم قریشی کو اغوا کرایا جہاں ایسے افسر موجود ہوں گے وہاں کے حالات اسی طرح خراب ہوں گے۔ ملک میں امن و امان کی بحالی کے لئے ضروری ہے کہ جتنے بھی قادیانی افسر موجود ہیں انہیں فوراً نکال کر باہر کرے ورنہ تو یہ افسر کسی بھی وقت حالات کو بگاڑ سکتے ہیں۔ کیوں کہ قادیانی خواہ چھوٹا ہو یا بڑا وہ صرف اور صرف قادیان کی رائل فیملی کا وفادار ہے۔ نہ وہ ملک کا وفادار ہے، نہ مسلمانوں کا وفادار ہے اور نہ صدر ضیاء الحق اور وزیر اعظم جونیجو کا وفادار ہے۔ (محمد حنیف ندیم)

خصائل نبوی ﷺ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

حدثنا محمد بن بشار و عباس العنبری وسوار بن عبد اللہ وغیر واحد قالوا حدثنا یحیی بن سعید عن سفیان الثوری عن موسیٰ ابن ابی عائشۃ عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس و عائشۃ رضی اللہ عنھم ان ابا بکر قبّل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما مات۔

حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد تشریف لائے اور آپ کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیا۔

فائدہ:۔ یہ حدیث مختصر ہے، آئندہ مفصل قصہ آرہا ہے۔ یہ بوسہ دینا تبرک اور تیمن کا تھا جیسا کہ شارحین حدیث نے لکھا ہے۔ اور بندہ کے ناقص خیال میں الوداع کا تھا کہ محبوب کی دائمی مفارقت ہو رہی تھی

حدثنا نصر بن علی الجھضمی حدثنا مرحوم ابن عبد العزیز العطار عن ابی عمران الجونی عن یزید بن بابنوس عن عائشۃ ان ابابکر رضی اللہ عنھما دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاتہ فوضع فمہ بین عینیہ ووضع یدیہ علی ساعدیہ وقال وانبیاہ واصفیاہ واخلیلاہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے آپ کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیا اور آپ کے دونوں بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر یہ فرمایا ہائے نبیؐ ہائے صفی اور ہائے خلیل۔

فائدہ:۔ یہ الفاظ نوحہ کے طور پر نہیں تھے۔ اس لئے کوئی اشکال نہیں ہے۔ مسند احمد کی روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کی طرف تشریف لائے اور چہرۂ انور پر سر جھکایا اور پیشانی مبارک کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ وانبیاہ ہائے نبیؐ اس کے بعد سر اٹھا لیا پھر جھکایا اور پیشانی مبارک کو بوسہ دیا اور فرمایا واخلیلاہ۔

حدثنا بشر بن ھلال الصواف البصری حدثنا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس قال لما کان الیوم الذی دخل فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ اضاء منھا کل شیئ فلما کان الیوم الذی مات فیہ اظلم منھا کل شیئ وما نفضنا ایدینا عن التراب وانا لفی دفنہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انکرنا قلوبنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے مدینہ کی ہر چیز منور اور روشن بن گئی تھی اور جب انوار کی کثرت ہوتی ہے تو اس قسم کی روشنی محسوس بھی ہو جاتی ہے رمضان المبارک کی اندھیری راتوں میں بسا اوقات انوار کی کثرت سے روشنی سی ہو جاتی ہے) اور جس دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو مدینہ کی ہر چیز تاریک بن گئی تھی ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد مٹی سے ہاتھ بھی جھاڑنے نہ پائے تھے کہ ہم نے اپنے قلوب میں تغیر پایا تھا

فائدہ:۔ یہ مطلب نہیں کہ کسی قسم کا اعمال و عقائد میں تغیر ہو گیا تھا بلکہ فیض صحبت اور مشاہدۂ ذات کے انوار جو ہر وقت مشاہدہ ہوتے تھے وہ حاصل نہ رہے تھے۔ چنانچہ اب بھی سالکین کو مشائخ کے یہاں کی حاضری اور غیبت میں انوار کا بیّن فرق محسوس ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اُن انوار کے حاصل کرنے کے لئے اب مجاہدۂ ذکر کی کثرت اور مراقبہ کا اہتمام کرایا جاتا ہے اور اس وقت کسی چیز کی بھی ضرورت نہ تھی۔ جمال جہاں آرا کی زیارت ہی سینکڑوں چلوں سے زیادہ تھی۔ اور ایمان و احسان کی اس انتہائی نسبت کو پیدا کرنے والی تھی جو سینکڑوں مجاہدوں سے بھی پیدا نہیں ہوتی کہ صحابیؓ بننے کے بعد اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مقابلہ میں تن من جان و مال سب بے حقیقت چیزیں بن جاتی تھیں چنانچہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی پوری زندگی اس کی شاہد عدل ہے۔

حدثنا محمد بن حاتم حدثنا عامر بن صالح عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال دو شنبہ کے روز ہوا۔

فائدہ:۔ یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ دوشنبہ کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہونا محدثین مؤرخین کا اجماعی مسئلہ ہے۔

حدثنا محمد بن ابی عمر حدثنا سفیان بن عیینۃ عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین فمکث ذلک الیوم ولیلۃ الثلاثاء ودفن من اللیل وقال سفیان وقال غیرہ یسمع صوت المساحی من اٰخر اللیل۔

امام باقرؒ سے منقول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال دو شنبہ کے روز ہوا۔ یہ روز اور سہ شنبہ کا روز انتظام میں گزرا۔ اور منگل بدھ کی درمیانی شب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف میں اتارا۔ سفیانؒ جو

باقی ص ۲۴ پر

...قت ہو جانے کا حال معلوم ہونے پر چونکہ مسجد تک تشریف ...لانے کی طاقت نہ تھی اس لئے ارشاد عالی ہوا کہ بلال رضی اللہ عنہ ...کہو کہ نماز کی تیاری کریں اور صدیق اکبرؓ نماز پڑھائیں۔ متعدد ...ایسا ہی ہوا۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ طبعی طور پر ...دل پیدا ہوئے تھے۔ رقت اکثر طاری ہو جاتی تھی اور پھر ...حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کا تعلق۔ ان کی بیٹی حضرت ...رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی جانتی تھیں کہ میرے باپ سے ...کی خالی جگہ دیکھی جائے گی اس لئے حضرت عائشہ صدیقہ ...اللہ تعالیٰ عنہا نے درخواست کی کہ میرا باپ ابوبکرؓ رقیق ...ب ہے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر کھڑے ...نماز پڑھائیں گے تو رونے لگیں گے اور نماز پڑھانے کی ...ت نہیں رکھیں گے اس لئے کسی اور کو فرما دیجئے کہ نماز پڑھائیں ...ی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعدد مرتبہ ...وال وجواب پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ...یوسف علیہ السلام کے قصہ والی عورتیں بننا چاہتی ہو۔ ابوبکرؓ ...ے کہو کہ نماز پڑھائیں۔

فائدہ:- اس قول کی شرح میں کہ تم یوسفؑ والی عورتیں ...ہو علماء کے چند اقوال ہیں۔ اول یہ کہ تم سے مراد صرف ...حضرت عائشہؓ ہیں اور ان عورتوں سے مراد صرف زلیخا ...ہیں اور جمع کا لفظ تعظیمی محاورہ کے اعتبار سے فرما دیا۔ ...اس قول کے موافق (الف) تشبیہ بیجا بات پر اصرار کرنے ...میں ہے کہ جیسا زلیخا نے ایک ناحق اور نامناسب بات ...حضرت یوسفؑ پر بہت زیادہ اصرار کیا۔ ایسے ہی تم بھی ...بیجا بات پر اصرار کر رہی ہو۔ (ب) یہ کہ تشبیہ اس بات ...میں ہے کہ جیسے زلیخا نے اپنی ملامت کرنے والیوں کو دعوت ...کے نام سے بلایا اور ظاہر یہ کیا کہ دعوت مقصود ہے لیکن اصل ...مقصد یہ تھا کہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن وجمال کو دیکھ ...کر زلیخا کو معذور سمجھیں۔ ایسے ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ ...عنہا بھی ظاہر تو یہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ ...عنہ رقیق القلب ہیں وہ آپؐ کی جگہ پر کھڑے ہونے کی ...ت نہیں رکھتے لیکن دل میں یہ ہے جیسا کہ خود حضرت عائشہؓ

سے دوسری جگہ منقول ہے کہ مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار مراجعت کرنے کا تقاضا اس وجہ سے ہو رہا تھا کہ میرے نزدیک لوگ اس شخص کو کبھی بھی پسند نہ کریں گے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کھڑا ہو اور اس کو منحوس سمجھیں گے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ تم سے مراد حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں اور حضرت یوسفؑ والی عورتوں سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کو زلیخا نے دعوت کے نام سے بلایا تھا اس قول کے موافق بھی (الف) تشبیہ بے جا بات پر اصرار میں ہے کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بے جا بات پر اصرار فرما رہی تھیں۔ چنانچہ بعض روایات میں ہے کہ حضرت حفصہؓ نے بھی اس چیز پر اصرار کیا۔ (ب) یہ کہ تشبیہ دلی دل کے خلاف بات ظاہر کرکے اصرار کرنے میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کے ذہن میں تو یہ مضمون تھا کہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ حضرت صدیق اکبرؓ کو کھڑا ہوا دیکھیں گے تو نحوست کا وسوسہ کریں گے اور حضرت عمرؓ کی بیٹی حضرت حفصہ سے بھی اپنی موافقت پر اصرار کرایا اور ان کے دل میں اپنے والد کی بڑھوتری ہو کر نبی کی نیابت کا حق ادا کرنے کا داعیہ ہوا اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ والیوں کی ساتھ تشبیہ دی کہ وہ ظاہر میں تو حضرت یوسف علیہ السلام پر زلیخا کی موافقت کا اصرار کر رہی تھیں لیکن درحقیقت ہر ایک اپنی طرف مائل کرنے کا انداز برت رہی تھی۔ بعض علماء نے وجوہ تشبیہ اور بھی بتلائی ہیں۔ چونکہ حدیث طویل تھی اس لئے اس فائدہ کو مختصر طور پر درمیان میں لکھ دیا آگے بقیہ حدیث کا ترجمہ ہے اور کچھ فوائد بھی مختصر درمیان میں آگئے۔ بعض روایات میں اس جگہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی منقول ہے کہ اللہ جل شانہٗ اور مسلمان حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا اور کسی کو نہیں مانیں گے۔ (م)

امتثال حکم پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک سترہ نمازیں ادا فرمائیں اس لئے کہ یہ قصہ جس کا ذکر اوپر سے ہو رہا ہے پنجشنبہ کی شام کا ہے کہ پنجشنبہ کے روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارک زیادہ ناساز رہی اور جمعہ کی شب میں عشاء کی نماز کے وقت کی یہ تمام گفتگو ہے اور عشاء کی نماز سے حضرت ابوبکرؓ نے نماز پڑھانا شروع کی اور دوشنبہ کے روز چاشت کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس لئے کل سترہ نمازیں ہوتی ہیں جو مسلسل حضرت صدیق اکبرؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شدت مرض کے ایام میں پڑھائیں بندۂ ناکارہ کے نزدیک چونکہ مرض کی ابتداء اس سے بہت پہلے سے تھی اس لئے حضرت ابوبکرؓ نے ان ایام میں بھی کبھی کبھی نماز پڑھائی۔ دوران مرض میں ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ افاقہ ہوا تو فرمایا دیکھو کوئی سہارا دیکر مسجد تک لیجانے والا ہے۔ اس ارشاد پر دو شخصوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک پکڑا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سہارے مسجد تک تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر پیچھے ہٹنے کا ارادہ فرمایا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے منع فرما دیا اور صدیق اکبرؓ نے نماز پوری کر دی (بالآخر دوشنبہ کے روز) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اوپر یہ سخت وقت جس قدر مشکل اور کٹھن تھا وہ ظاہر ہے منافقین اور مخالفین کے فتنے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیئیس سالہ باغ کی حفاظت اور ان سب کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی قدسی ذات کی مفارقت اور اس محبوب کی جدائی جس کی بدولت گھر بار خویش و اقارب مال ومتاع سب لٹا دیا تھا اور جو کہ آج صبح سے افاقہ کے آثار معلوم ہوتے تھے جو درحقیقت سنبھالا تھا۔ اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر کا باوجود

باقی صفحہ ۲۵ پر

صحابہ کرامؓ میں چھ زید

مولانا محمد اسحاق قریشی ہزارہ

(۱) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہٗ۔

صف اول کے مومنین میں آپ کا شمار ہوتا ہے اور صحابہ کرامؓ میں یہ شرف صرف آپ کو حاصل ہے کہ قرآن مجید میں آپ کا نام آیا ہے۔ آپ کی کنیت ابو اسامہؓ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ کے لئے آپ کو امیر الجیش مقرر کیا تھا اور اسی معرکہ میں ۵۵ سال کی عمر میں راہ اسلام میں شہید ہوئے۔ ۸ برس کی عمر میں ڈاکو اٹھا کر لے گئے تھے۔ بازار عکاظ میں فروخت کیا۔ حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کے لئے چار سو درہم میں خرید لیا پھر حضرت خدیجہؓ نے شادی کے بعد آنحضرتؐ کو ہبہ کر دیا حضورؐ نے منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا اور پھر یہ زید بن محمدؐ کے نام سے پکارے جانے لگے۔

(۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہٗ۔

مشہور صحابی اور کاتب وحی ہیں ہجرت کے وقت نوجوان تھے۔ اور حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں آپ نے تدوین قرآن میں نمایاں حصہ لیا تھا فقہائے صحابہ میں جلیل القدر اور صاحب فرائض ہیں۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں آپ نے قرآن کریم کی نقول کیں جن کو اسلامی ممالک میں بھیجا گیا۔ مدینہ طیبہ میں ۴۵ھ میں وفات فرمائی عمر ۵۶ سال کی ہوئی۔

(۳) حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہٗ۔

آپ حضرت عمرؓ کے بڑے بھائی ہیں۔ مہاجرین اولین سے ہیں اور حضرت عمرؓ سے پہلے مسلمان ہوگئے تھے، غزوۂ بدر اور تمام غزوات میں شریک رہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ عبداللہ بن عمرؓ ان سے روایت کرتے ہیں۔

(۴) حضرت زید بن سہل رضی اللہ عنہٗ۔

اپنی کنیت ابو طلحہ سے مشہور ہوئے۔ حضرت انسؓ کے والد ہیں۔ بڑے تیر انداز تھے۔ آنحضرتؐ نے ان کی آواز کو ایک جماعت کی آواز فرمایا۔ تمام غزوات میں شریک رہے، ۷۷ سال کی عمر میں ۳۴ھ میں وفات پائی اہل بصرہ کا خیال ہے کہ سمندر کے سفر میں انتقال کیا اور ساتویں دن دفن کئے گئے۔

(۵) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہٗ۔

مدینہ کے انصاری تھے، ابو عمر کنیت تھی اور خزرجی تھے کوفہ میں سکونت پذیر ہوگئے تھے ۶۶ھ میں اسی جگہ سفر آخرت فرمایا۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۶) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہٗ۔

آپ قبیلہ جہینہ سے تعلق رکھتے تھے اور کوفہ میں مقیم ہو کر دین کی خدمت میں مصروف رہے۔ ۸۵ سال کی عمر میں ۷۸ھ میں اپنے مولیٰ سے ملاقی ہوئے۔ عطا ابن یسار آپ سے روایت کرتے ہیں۔ ایک اور زید بھی ہیں مگر وہ ابو زید کی کنیت سے مشہور ہوتے۔ قرآن کے حافظ اور جمع کرنے والوں میں تھے۔ بعض حضرات نے ان کا نام سعید بن عمیر بھی بیان کیا ہے۔

بقیہ :- حنیف رامے

کر ۱۹۷۴ء کی کامیاب تحریک ختم نبوت کو یہ کہہ کر گھٹیا ثابت کرنے کی کوشش کی جائے کہ بھٹو نے مولویوں سے ڈر کر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔

لعنت اللہ علی الکاذبین۔

حالانکہ سب جانتے ہیں کہ بھٹو کی بجائے قوم کی منتخب کردہ دستور ساز اسمبلی نے متفقہ طور پر یہ عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا تھا۔

رامے صاحب کو چاہیے کہ مرزائیوں سے اپنی محبت اور وفا کی بنیاد پر آئندہ سے مسلمانوں کی دل آزاری سے باز آجائیں اور اپنے انٹرویوز وغیرہ یا پبلک اجتماعات میں مرزائیوں کی مدح کرتے ہوئے مسلمانوں پر کیچڑ نہ اچھالیں ورنہ سے

ہدف ہو لے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

بلاغتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر محمد خالد جاوید ایم اے اسلامیات عربی اردو پی ایچ ڈی

انبیاء سابقین اور ان کے معجزات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر پیغمبر کو ایسا معجزہ دیا گیا جس فن میں ان کی قوم مہارت رکھتی تھی، مثلاً موسیٰؑ کی قوم جادو میں مہارت رکھتی تھی تو انہیں ایسا عصا دیا گیا کہ جس نے ان کے تمام جادو اور شعبدوں کو زیر کر لیا۔ حضرت عیسیٰؑ کی قوم میں طبیبوں اور کاریگروں کی کثرت تھی پس انہیں مٹی سے پرندے بنانے اور اڑانے کا معجزہ دیا گیا۔

حضورؐ اگرچہ تمام عالم کے لیے مبعوث ہوئے لیکن ان کے مخاطبین اول عرب تھے جو فصاحت اور بلاغت میں یکتا تھے دو ہزار سالہ شعری ذخائر کے مالک اور باقی انسانوں کو عجمی (گونگا) کہنے والے تھے۔ ان کا بچہ بچہ شاعری اور ادب کا ذوق رکھتا تھا پس حضورؐ کو معجزہ کے طور پر قرآن پاک عطا کیا گیا، جو دیگر بے شمار علوم و معارف کا خزانہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایسا ادبی شاہکار تھا جس کے اسلوب بیان نے عربوں کے نامور شاعروں کو انگشت بدنداں اور ان کے شعلہ نوا خطیبوں کو بلاغتِ قرآن کے سامنے گونگا بنا دیا۔ انہوں نے تو پہلے ایسا کلام سنا تھا اور نہ ہی انہیں اس کا جواب دینے کی ہمت تھی، قرآن اس غیرت مند اور فصیح قوم کو للکار رہا تھا کہ (فأتوا بسورۃ من مثلہ) لیکن انہوں نے عاجز ہو کر زبان و قلم کی بجائے تیر و تلوار اور قتل و خون کا راستہ اختیار کرنا ہی مناسب سمجھا۔

قرآن مجید کے علاوہ صاحبِ قرآنؐ خود بھی فصاحت و بلاغت کے بلند ترین مقام پر فائز تھے۔ احادیث نبویؐ دراصل آپ کی روزمرہ گفتگو اور عام مجلس ارشادات ہیں جو ضرورت کے مطابق موقع بموقع بے ساختہ مختلف موضوعات سے متعلق آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ تاہم آپؐ نے فرمایا (اوتیت جوامع الکلم) مجھے جامع کلمات سے نوازا گیا ہے۔ اس کے علاوہ آپؐ نے عربوں کے فصیح ترین قبیلہ بنی سعد میں دودھ پیا تھا اور تربیت پائی تھی یہی وجہ ہے کہ آپؐ کی قولی احادیث پر برجستگی اور بے ساختگی کے باوجود فیضان سماوی کا اثر، غیر معمولی صلاحیت اور بلاغت و دل نشینی کی مہر نظر آتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عربوں کے مختلف قبائل کے لہجوں اور لغات پر وسیع اطلاع اور نئے نئے اسالیب کی ایجاد پر کامل دسترس رکھتے تھے۔ روزمرہ کلام میں ہمیشہ ایک مشفق استاد کی طرح سہولت کو پیش نظر رکھتے۔ لیکن جب آپؐ باہر کے وفود اور خطباء سے مخاطب ہوتے تو غریب الفاظ، مقفی عبارات اور ان کے لہجوں کے خاص الفاظ استعمال فرماتے، یہاں تک کہ بعض کلام کو آپؐ کے ہم نشین صحابہؓ بھی سمجھنے سے قاصر رہتے اس سے آپ کی عربی کے مختلف اسالیب پر وسیع اطلاع کا پتہ چلتا ہے۔ آپ مختلف عرب قبائل کو ان کے لہجوں کے مطابق سات احرف (لہجوں) میں قرآن پاک سکھاتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ایک صحابی سے قرآن کی ایک سورت مختلف طرز پر پڑھتے سنی تو اس کے گلے میں چادر ڈالے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے۔ آپؐ نے دونوں سے سنکر فرمایا قرآن پاک سات لہجوں میں نازل ہوا ہے تم اسی طرح پڑھو جو تمہارے لئے آسان ہو۔

زبان و ادب پر اسقدر دسترس کے باوجود آپؐ عام مجالس اور مواعظ میں مسجع و مقفی عبارات اور تکلف سے نہایت دور رہتے تھے اور موقع شناسی اور مخاطب کی ذہنی استعداد کو خصوصاً ملحوظ رکھتے تھے۔ عام دیہاتی لوگوں سے بات چیت کرتے وقت انتہائی سہولت اختیار فرماتے، مثلاً قمری مہینے کے دنوں کی تعداد بتاتے ہوئے فرمایا (نحن امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشھر ھکذا وھکذا) "ہم ان پڑھ قوم ہیں ہم حساب کتاب نہیں جانتے، مہینہ یوں ہے" دونوں ہاتھوں کی دس انگلیاں پھیلا کر تین مرتبہ ہلایا یعنی تیس دن اور دوسری مرتبہ اسی طرح کرتے ہوئے انگوٹھا نہیں پھیلایا یعنی انتیس دن۔

آپؐ عام طور پر جامع اور مختصر کلام فرماتے۔ بنو سلمہ نے اپنے دور کے گھر چھوڑ کر حضورؐ کا قرب حاصل کرنے کے لئے مسجد نبویؐ کے قریب گھر بنانے کا فیصلہ کیا تو آپؐ نے فرمایا (دیارکم تکتب آثارکم) اپنے گھروں کو وہیں رہنے دو اس لئے کہ دور سے آنے کی وجہ سے تمہارے قدم نیکی کے طور پر لکھے جاتے ہیں۔ اس مختصر سے جملے سے ان کی دلجوئی بھی ہو گئی اور مسجد نبویؐ کے قریب ہجوم بننے بھی نہ دیا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر امہات المومنینؓ سے فرمایا (ھذہ ثم ظھور الحصر) "یہ فرض حج ادا ہوا اور آئندہ چٹائیوں کی پشتوں پر جم جاؤ" یعنی گھروں میں رہو۔

بیشتر احادیث پر طبع کا جمال، اسجال کا جلال اور رونق فصاحت موجود ہے۔ آپؐ کو تشبیہ و تمثیل، حکیمانہ کلام اور حسن جواب پر حیرت انگیز قدرت حاصل تھی، مثلاً (المرأۃ کالضلع ان رمت تقوامھا کسرتھا) عورت پسلی کی ہڈی کی طرح ہے اگر اسے سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائے گی (ایاکم وخضراء الدمن) دیکھو کوڑے کی سبزی سے بچو، یعنی اس حسین عورت سے جو خراب ماحول میں پلی ہو۔ (الناس کلھم سواسیۃ کاسنان المشط) تمام انسان کنگھی کے دندانوں کی

باقی صـ ۲۵ پر

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مساجد میں جوتے لانا

عثمان شاہ —— حیدر آباد

س :۔ مسجد میں لوگ اکثر اپنے جوتے صفوں کے آگے رکھتے ہیں اور عموماً جب لوگ سجدہ کرتے ہیں تو آگے جوتے پڑے ہوتے ہیں ایسی صورت میں نماز ہوتی ہے یا نہیں۔

ج :۔ نماز ہو جاتی ہے۔ جوتوں پر اگر نجاست لگی ہو تو ان کو صاف کر کے مسجد میں لانا چاہیئے۔

یہ ہفتہ کیسا ہے گا" نجومی یا پامسٹ کو ہاتھ دکھانا

صائمہ عبدالحق ——

س :۔ "یہ ہفتہ کیسا رہے گا" کا کالم پڑھنے چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی کسی نجومی پامسٹ وغیرہ کو ہاتھ دکھانا کیسا ہے ؟

ج :۔ ان پر یقین اور اعتقاد رکھنا سخت گناہ ہے اور ایسے لوگوں سے رجوع کرنا گمراہی ہے۔

س :۔ جیسا کہ ظہر کی چار سنتیں مؤکدہ ہیں اور عصر اور عشاء میں چار چار سنتیں غیر مؤکدہ ہیں ان کا آپس میں ادائیگی میں کیا فرق ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ غیر مؤکدہ سنت کی دوسری رکعت میں "التحیات" کے علاوہ درود شریف اور دعا بھی پڑھیں گے اور بغیر سلام پھیرے تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں گے اور مؤکدہ سنتوں میں صرف "التحیات" پڑھیں گے اس کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں گے، براہ مہربانی اس میں میری راہنمائی فرمائیں۔

ج :۔ مؤکدہ سنتوں میں تو پہلے قعدہ میں صرف "التحیات" پڑھی جاتی ہے اور غیر مؤکدہ سنتوں میں دونوں صورتیں جائز ہیں صرف "التحیات" پڑھیں یا اس کے بعد درود شریف اور دعا بھی پڑھیں۔

طلاق معلق کا مسئلہ،

ایک صاحبہ —— کراچی

س :۔ میرے میاں نے مجھے میری بہن کے گھر جانے سے منع کیا اور کہا کہ تم وہاں گئیں تو تو مجھ پر طلاق ہو جاؤ گی اور تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے کہ میں تمہیں طلاق دیدوں گا اور اس کے دوسرے تیسرے دن ہی ہم وہاں چلے گئے پہلے مجھے معلوم نہیں تھا کہ زبان کے کہنے سے طلاق ہو جاتی ہے لوگوں کے کہنے سے معلوم ہوا کہ اس طرح بھی طلاق ہو جاتی ہے جبکہ میاں نہیں مان رہے اور کہہ رہے ہیں کہ طلاق دینے کا میں نے وعدہ کیا ہے اور طلاق نہیں دی جبکہ یہی الفاظ جو ابھی لکھے ہیں میرے میاں نے مجھے کہے تھے، کیا اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو اس کا حل کیا ہے ؟

ج :۔ اگر میاں نے یہ کہا تھا کہ اگر تم وہاں گئیں تو تو مجھ پر طلاق ہو جاؤ گی اس سے تو ایک طلاق ہو جائے گی اور اگر یوں کہا تھا کہ "طلاق دیدوں گا" تو اس سے طلاق نہیں ہوتی پہلی صورت میں اگر عدت کے اندر میاں بیوی کا تعلق قائم کر لیا جائے تو طلاق ختم ہو جاتی ہے رجوع ہو جاتا ہے۔

ہندوؤں کا قرض،

محمد خان راجپوت ——

س :۔ آج سے تقریباً ۴۰ سال قبل ہمارا ہندو سیٹھ جن سے کاروبار کا لین دین کا معاملہ تھا۔ وہ ہندو تقسیم پاکستان کے وقت یہاں سے ہندوستان چلے گئے، وہ ہندو سیٹھ بغیر اپنا ایڈریس بتاتے یہاں سے چلے گئے۔ پریشانی یہ ہے کہ ان کا کچھ روپیہ ہمارے پاس رہ گیا بطور قرض۔ اب مجھے یہ یاد نہیں کہ ان کی کتنی رقم ہماری طرف ہوتی ہے وہ ہندو جب چلے گئے تو انہوں نے وہاں سے ہمارے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں رکھا نہ ہی اپنا کوئی پتہ، ٹھکانا نہیں بتایا۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ ہندو اگر زندہ ہوں تو ان کی رقم انہیں لوٹا دوں، اگر وہ زندہ نہیں تو ان کے جو وارث ہیں انہیں وہ رقم واپس کر دوں مگر پریشانی یہ ہے کہ نہ ہی وہ رقم مجھے یاد ہے نہ ان کا ٹھکانہ معلوم ہے۔ اب آپ مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ اب اس سلسلے میں کیا کروں ؟ خدانخواستہ اس رقم کی آخرت میں مجھ سے پکڑ ہوگی میں تو ایمانداری سے ان کی رقم لوٹانے کو تیار ہوں۔ ان ہندوؤں کی تعداد آٹھ یا دس ہے۔

ج :۔ رقم کتنی ہے ؟ اس کا تو اندازہ بھی کیا جا سکتا ہے تخمینہ لگائیے کہ تقریباً اتنی ہوگی جتنی رقم سمجھ میں آئے ان کی طرف سے خیرات کر دیجئے۔

تکلیف پہنچائی تو اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس شخص نے اللہ کو تکلیف پہنچائی پس قریب ہے کہ اللہ اس کو پکڑے گا (رواہ الترمذی) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ مکتوبات مجدد الف ثانی جلد نمبر ۱ صفحہ ۱ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام پر طعن کرنا دراصل رسول خدا پر طعن کرنا ہے۔ جس نے اصحاب رسول خدا کی عزت نہ کی وہ رسول پر ایمان نہیں لایا۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو صحابہ کرام کے ساتھ محبت کرنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماویں اور صحابہ کرام کی تنقیص کرنے والوں کو ہدایت عطا فرماویں۔ آمین

صحابہؓ معیارِ حق ہیں

جمال الدین انصاری حیدرآباد

صحابہؓ کرام کا معیارِ حق ہونا حسب ذیل آیت سے ثابت ہوتا ہے وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (پ ۵ سورۃ النساء رکوع ۱۴) ترجمہ:۔ اور جو کوئی رسول اللہؐ کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس پر سیدھی راہ کھل چکی ہو اور تمام مسلمانوں کے خلاف چلے تو ہم اسے اس طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا ہو اور اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

کمال دیکھئے اللہ رب العزت نے حضرات صحابہ کرام کا حضورؐ کے ساتھ قرآن پاک میں ذکر کیا ہے۔ اسی آیت میں المؤمنین کے مصداق صحابہ کرام ہی ہیں۔ حضورؐ پیغمبر ہی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام عین حضورؐ کے نقش قدم پر رہا کرتے تھے اسی لئے اللہ نے ان کو بھی ہمارے لئے نمونہ بنا دیا۔

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے، حضورؐ نے فرمایا کہ میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو میرے بعد ان کو نشانہ نہ بناؤ (یعنی ان پر نکتہ چینی نہ کرو) پس جو شخص ان سے محبت کرے گا تو میری محبت کے باعث ان سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا تو وہ میرے بغض کے باعث ان سے بغض رکھے گا اور جس شخص نے انہیں

فہرست کتب مطبوعات عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت

ردِ قادیانیت پر، معلومات افزا، ایمان پرور، جہاد آفریں، حقائق افروز کتب

۱۔ قادیانی مذہب۔	اُردو	پروفیسر الیاس برنی	۶۰/ قیمت
۲۔ رئیس قادیان۔	〃	مولانا رفیق دلاوری	۲۵/
۳۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔	〃	السید انور شاہ کشمیریؒ	۱۶/
۴۔ تحریک ختم نبوت۔	〃	شورش کاشمیری	۱۵/
۵۔ اسلام اور قادیانیت۔	〃	مولانا عبدالغنی	۱۸/
۶۔ قادیانی کیوں مسلمان نہیں؟	〃	مولانا منظور نعمانی	۵/
۷۔ موقف ملت اسلامیہ۔	عربی	قومی اسمبلی ۷۴ء میں مجلس کی وضاحت	۱۰/
۸۔ موقف 〃 〃	انگریزی	〃 〃 〃 〃	۱۰/
۹۔ قادیانی موومنٹ۔	〃	ڈاکٹر ہوپا	۴/
۱۰۔ ہدیۃ المہدیین۔	عربی	مولانا مفتی محمد شفیع	۴/
۱۱۔ التصریح۔	〃	السید انور شاہ کشمیریؒ	۴۰/
۱۲۔ نزول مسیح۔	اُردو	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	مفت۔ ڈاک کے ایک
۱۳۔ المہدی والمسیح۔	〃	〃	〃 ایک روپیہ کے
۱۴۔ توہین کلمہ۔	〃	〃	〃 ٹکٹ ارسال کریں
۱۵۔ الہامی گرگٹ۔	〃	〃	〃 〃
۱۶۔ قادیانی جنازہ۔	〃	〃	〃 〃
۱۷۔ مرزائی نامہ۔	〃	مولانا مرتضیٰ خان میکش	۵/
۱۸۔ قادیانی عقائد۔	〃	مولانا تاج محمود	مفت ایک ایک روپیہ کے
۱۹۔ حضرت مسیح علیہ السلام مرزا قادیانی کی نظر میں۔		مولانا لال حسین اختر	〃 ڈاک ٹکٹ ارسال
۲۰۔ ختم نبوت اور بزرگان امت۔	〃	〃	〃 کریں۔

مجلس چونکہ ایک تبلیغی ادارہ ہے اس لئے کتابوں پر صرف لاگت وصول کی جاتی ہے اس لئے کمیشن نہیں ملے گا۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔

مرکزی دفتر
عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۴۹۲۳۸

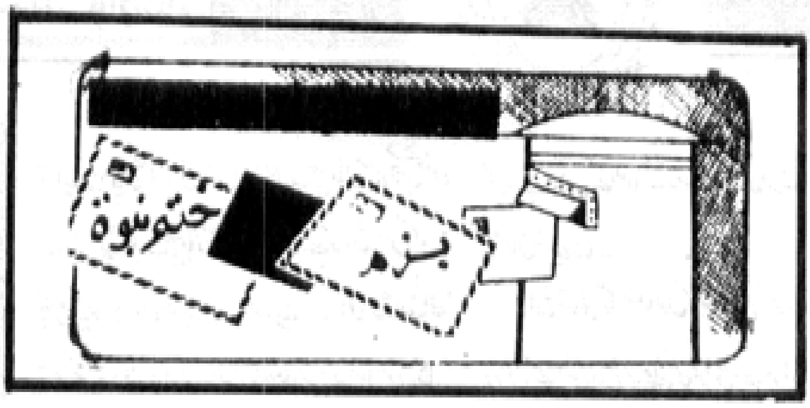

باطل کے مقابلے میں کاری ضرب

انعام الحق ولد ارنگ ــــ غازی پور انڈیا

ختم نبوت ایک ایسا اجتماعی مسئلہ ہے کہ اس کے اندر شک پیدا کرنے اور اس کے خلاف آواز اٹھانے والے کو پاگل کے سوا کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن مرزا قادیانی علیہ ما علیہ کے ذریعہ شیطان لعین نے گمراہی کی ایک ایسی عمارت تعمیر کر دی کہ اس کی بدبودار نحوست آج بھی اپنی بدبو سے فضاء کو مکدر کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس بدبو کی ذخیرہ کے لئے عطر بیزی اور بدبو کے مقابلہ میں خوشبو کے ذریعہ فضا کو معطر کرنے کی ضرورت تھی۔

الحمد للہ اہل حق میدان میں اتر آئے ہیں اور ہر طرح کی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ ہفت روزہ "ختم نبوت" بھی ایک مضبوط کڑی ہے۔ ایک دوست کے توسط سے نظر نواز ہوا یہ رسالہ باطل کے مقابلہ میں کاری ضرب ہے اور اس کے ذریعہ باطل پاش پاش ہونے پر مجبور ہے۔ اب بدقسمتی سے اسی عصائے موسوی کی ضرورت یہاں بھی محسوس ہونے لگی ہے۔ حق لائبریری، مضبوطی کے ساتھ مقابلہ کے لئے قائم ہے، لہٰذا ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ لائبریری کے نام پر ہفت روزہ ختم نبوت جاری فرما دیں اور اگر ممکن ہو تو اپنی قیمتی مطبوعات (اس موضوع کی) سے نواز کر مشکور و ممنون فرمائیں۔ ہم آپ کے تہہ دل سے شکر گزار ہوں گے۔

محمد سلیم ترین۔ نور سے شاہ

کیا حنیف رامے مسلمان ہے؟

کل مورخہ یکم مارچ ۱۹۸۶ء کے اخبار جنگ میں مساوات پارٹی کے سربراہ جناب حنیف رامے کا بیان پڑھا اس میں محترم نے فرمایا کہ: حکومت نے مولویوں کے دباؤ میں آ کر قادیانیوں کو کافر قرار دیا ہے۔ اس وقت میں یہ سمجھتا ہوں کہ محترم جناب حنیف رامے کا یہ بیان دشمنانِ رسول اللہ ﷺ کی حمایت کرنا کسی مسلمان کے لئے نہ صرف باعث ندامت ہے بلکہ اگر وہ مسلمان ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اپنے ایمان و نکاح کی تجدید کریں اور نئے سرے سے مسلمان ہوں کیونکہ آیت ماکان محمد ..... (احزاب آیت نمبر ۴۰) کا ترجمہ اس بات کی صاف دلالت کرتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر ہیں لہٰذا اس صورت میں کسی اور نبی کے آنے کی تصدیق کرنے والا بھی پکا مردود قرار پاتا ہے اور ایک ایسے شخص کی خداوند قدوس کے مقرر کئے ہوئے پیغمبروں کی تکذیب کرنا سمجھ میں نہیں آتا۔ میں ایک بار پھر مشورہ دوں گا کہ جناب حنیف رامے خدا کے واسطے! آپ اپنی زبان کو لگام دیجئے یہاں تک کہ علماء کو برے الفاظ سے یاد کرنے والے کی قبر کو آگ سے بھر دیا جاتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے ڈاکوؤں کی حمایت چہ معنی دارد۔ میرے محدود علم کے مطابق تو آپ مسلمان تھے لیکن آپ کے اس بیان نے میرے

جذبات و احساسات

سُن لو! اے مرزائیو!

کیے عہد نبھائیں گے ہمیں عہد نبھانا آتا ہے
ناموسِ رسالت ﷺ کی خاطر گھر بار لٹانا آتا ہے

غافل نہ سمجھو ظالم ہم جاگنے والے ہیں
جو کفر کا سر اٹھے اس سر کو دبانا آتا ہے

مرزا تم شہ زور سہی سروکار نہیں ہم کو
جب جوش میں آجائیں خیبر بھی اڑانا آتا ہے

داعی ہیں ختم نبوت کے یہی نعرہ ہمارا ہے
جھوٹے کو مٹائیں گے ہمیں جھوٹ مٹانا آتا ہے

سن لو سب مرزائیو! تسلیم یہ تم سے کہتا ہے
جہاں جان پہ بازی بن جائے وہاں سر کٹوانا آتا ہے

عطا محمد (متخلص) تسلیم نوروی

اور تمام محبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خصوصاً ان علماء کے جنہوں نے ختم نبوت کی حفاظت کی خاطر اپنے آپ کو قید وبند کی صعوبتوں کو برداشت کیا اور اپنی جانوں تک کا نذرانہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے پیش کر دیا۔ کیا اس طرح کا بیان دے کر آپ خدا اور رسول خدا ﷺ کی کھلم کھلا نافرمانی نہیں کر رہے؟ اگر آپ کے پاس ان باتوں کا جواب ہے تو خدارا اخبار میں یہ صاف صاف اعلان کر دیجئے کہ میں مسلمان نہیں ہوں کیونکہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ کاش یہ بیان دینے سے پہلے آپ اسلام کے بنیادی نکات کے متعلق معلومات حاصل کر لیتے۔

شہاب عالم صدیقی ـــ کراچی

ہر ہفتے بہترین تحفہ

آپ کا ہفت روزہ ختم نبوت۔ ہر ہفتے پڑھ کر بڑی خوشی اور کافی معلومات ہوتی ہیں یہ اس دور میں مسلمانوں کی رہبری کے لئے ایک بہترین تحفہ ہے اکثر آپ کے لٹریچر کا پہلا صفحہ بڑا خوبصورت اور دلکش ہوتا ہے اور "آپ کے مسائل" کے جوابات بڑے اچھے طریقے سے حل ہوتے ہیں جنہیں پڑھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس پرچے کو کامیاب بنائے اور مسلمان اس سے فیض حاصل کرتے رہیں۔

(پولیس ایم زاہد علی زیدی۔ عمر کوٹ)

کہتی ہے خلق اے مرزا تجھے کیا؟؟

میں کافی عرصہ سے رسالہ ختم نبوت پڑھ رہا ہوں اب تازہ شمارہ نمبر ۳۶ جلد ۴ میرے زیر مطالعہ ہے جو آج ہی مجھے موصول ہوا ہے۔ عرض خدمت ہے۔

جب حکومت پاکستان نے انہیں غیر مسلم قرار دیا ہے اور ہمارے نزدیک وہ واقعی کافر ہے تو آپ مرزا قادیانی کو "صاحب" نہ لکھیں۔ جب میں صاحب کا لفظ پڑھتا ہوں تو میرے دل پر سخت چوٹ لگتی ہے۔ خدارا ایسا نہ کریں۔ اسی رسالہ صفحہ ۱۵ "مصلح موعود" کی عظیم الشان پیشگوئی والے مضمون میں پہلی سطر پر شروع ہی مرزا غلام احمد "صاحب" لکھا ہوا دیکھ کر بہت ہی افسوس ہوا۔ مہربانی فرما کر اس لعین کو یا اسکے پیروکاروں کو صاحب نہ لکھا کریں۔ کسی کے جذبات سے نہ کھیلیں۔

(بشیر احمد شیخ ـ لیہ)

ختم نبوت کو منفرد مقام حاصل ہے

آپ کی خدمت اقدس میں ہیں کہ آپ کا رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت۔ چوہدری محمد خلیل صاحب کی وساطت سے موصول ہو رہا ہے الحمد للہ تمام جرائد "جتنے بھی اس وقت ہیں" ان میں "ختم نبوت" کو منفرد مقام حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ مبارکباد کے مستحق ہیں

راقم السطور کافی عرصہ سے انٹرنیشنل ختم نبوت کا قاری ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کی حفاظت اور آپ کے ارشاد "انا خاتم النبیین لا نبی بعدی" پر عملدرآمد کرنا اور کرانا ہمارا جزو لاینفک ہونا چاہیے اور قرآن مجید میں اللہ پاک کے ارشاد "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" کو اپنا اساس ایمان اقرار باللسان و تصدیق بالقلب تسلیم کرنا مسلمانوں کا فرض اولین ہے بلاشبہ "ختم نبوت" اس عظیم مشن کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہے اور مبارکباد کی مستحق ہے۔ دست بدعا ہوں کہ انٹرنیشنل ختم نبوت ویکلی کی بجائے ڈیلی بن جائے اور دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ (آمین)

مولانا ہزارویؒ پر مضمون

اس پرفتن دور میں آپ جس استقامت کے ساتھ باطل قوتوں کا مقابلہ کر رہے ہیں سعادت منزل ہے تاحیات اسی طرح باطل قوتوں کا مقابلہ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور مرزائیت کے فتنہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیست ونابود فرما دے اور آپ کی کوششوں کو بارگاہ ایزدی میں قبول فرمائے۔ ختم نبوت دیکھ کر خوشی ہوتی ہے پڑھ کر سکون اور راحت ہوتی ہے اللہ برکت عطا فرمائے اس مرتبہ کے رسالہ میں حضرت ہزارویؒ پر مضمون پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ الحمد للہ اکابر سے تعلق ہے ورنہ کچھ عرصہ سے دیکھ رہا تھا کہ ہمارے رسائل و جرائد حضرت ہزارویؒ کا تذکرہ چھوڑ چکے تھے بہت کوفت ہوتی تھی آپ قابل مبارک ہیں کہ اس عظیم انسان کی قربانیاں بے پناہ ہیں۔

(میاں عبدالرحمن خطیب مرکزی جامع مسجد مولانا ابراہیم نیو انارکلی لاہور)

"قادیانی ملازمین اور مسلمان"

محمد عثمان انوری کراچی قیام پاکستان کے بعد عوام اور حکمرانوں کی غفلت کی وجہ سے ملک میں قادیانی اقلیت کے لوگ کلیدی عہدوں اور بعض اہم اداروں میں ایک سازش کے تحت ملازم ہو گئے تھے اور وہ اسی طرح اپنے عزیز اقارب اور دیگر ماتحت عملے میں قادیانیوں کو بھرتی کرتے رہے اور اسی طرح سینئر افسران اور ملازمین کا ایک گروہ رفتہ رفتہ کلیدی عہدوں پر فائز ہو گیا۔ مگر گزشتہ چند سالوں سے علماء کرام اور مسلمانوں کی متحدہ عظیم اکثریتی قوت سے قادیانیوں کا تعاقب شروع ہوا تو ان میں اضطراب پیدا ہونا شروع ہوا اور یہ لوگ اب مسلمانوں میں بے نقاب ہونا شروع ہو رہے ہیں اور ہر محاذ پر انہوں نے اپنے ماتحت اور عملہ میں غیور اور دیندار مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور پریشان کرنے کے لئے نئے نئے حربے اختیار کرنا شروع کر دیئے چنانچہ اخبارات، رسائل سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کو کس طرح انتقامی نشانہ بناتے ہیں۔ اسکولوں، ہسپتالوں۔ آفسوں اور قومی اداروں اور عوامی اداروں میں جہاں جہاں قادیانی موجود ہیں وہ زہر افشانی کرتے رہتے ہیں حکمرانوں اور عوام و ذمہ دار افراد کو اس جانب فوری توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ یہ مسئلہ زیادہ عرصہ نہیں چل سکتا اگر مسلمانوں نے اپنے تحفظ اور حقوق کے لئے کوئی قدم اٹھایا تو حکومت اور قادیانیوں کے لئے ناقابل برداشت معاملہ ہوگا۔ (محمد عثمان انوری ـ کراچی)

حنیف رامے

شرم تم کو مگر نہیں آتی

وہ مسلمانوں کی دل آزاری سے باز آجائیں

حافظ ارشاد احمد دیوبندی ظاہر پیر

رامے صاحب کی ذات شریف اپنے مجموعۂ اضداد سیاہ کارناموں کی بنیاد پر چنداں کسی تعارف کی محتاج نہیں یہ صاحب بزعم خویش تو سکالر بھی ہیں دانشور بھی ہیں۔ عالمی لیڈر بھی ہیں اور بھی نہ جانے موصوف کیا کچھ ہیں اور کیا کچھ بننے کے مذموم عزائم رکھتے ہیں۔ مگر ۱۹۷۴ء کی عظیم الشان تحریک ختم نبوت کے دوران جبکہ مسلمان اپنی متحدہ قوت سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس عزت پر ہر قسم کے خوف و خطر سے بے نیاز ہو کر اپنی اپنی قربانیاں دینے کیلئے ایک دوسرے سے بڑھ کر سبقت لینے میں مصروف تھے اس وقت یہ صاحب مرزائیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں پر الزامات کی بوچھاڑ کرتے رہے اسی دور میں رامے جی کا یہ غلیظ بول بھی سنا گیا تھا کہ "ختم نبوت کے پروانوں کا یہ گروہ یزیدی گروہ کی دوسری شکل ہے العیاذ باللہ یہ بھی سب جانتے ہیں کہ رامے صاحب علماء حق کا مذاق اڑانے میں بڑی مہارت کے حامل واقع ہوئے ہیں آں صاحب دال روٹی بانٹنے کے بھی بزعم خویش بڑے قائد اور علمبردار بننے کی کوشش میں ہیں۔ مگر ایک روایتی جانور بزدل کو شیر کی کھال پہنا دینے سے اس میں شیر کے اوصاف ہرگز پیدا نہیں ہو سکتے تو رامے صاحب کی مجموعہ اضداد شخصیت کو جو اونچے اونچے ایوانوں اور سبز وزاروں کی رونق ہیں کو کس طرح باور کر لیا جائے کہ آں صاحب غریب عوام کا درد اپنے دل میں رکھنے کی زحمت گوارہ کریں گے! جو امریکہ اور برطانیہ جیسے سرمایہ دار ملکوں میں عیش عشرت کی زندگی گزارنے کے عادی ہوں اور عیاشی میں مستغرق وہ لاکھ مساوات کا درد کریں بلکہ مساوات پارٹی کے علمبردار کہلائیں سوشلزم کے مدعی بنیں مگر کوئی شخص اپنی فطرت کو ہرگز ترک نہیں کر سکتا۔ واقعی حادثاتی طور پر بعض دور میں وہ جو کچھ بنتے اور بگڑتے رہتے ہیں۔ وہ بھی فرمان حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام "اعمالکم عمالکم" کے تحت صرف سزا کے طور پر قوم پر مسلط رہے ہیں شاید اب بھی سجدہ سہو کر کے وہ پھر انہیں کی آغوش عاطفت میں پناہ طلب کر کے قوم پر پھر مسلط ہو جائیں تو یہ بھی کچھ بعید نہیں مگر اہل نظر صاحب ایمان والوں کو اب وہ دھوکہ نہیں دے سکتے۔ اس لئے مومن کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقدس اور زریں فرمان موجود ہے کہ "لایلدغ المومن من جحر واحد مرتین۔ یعنی مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔

جن قارئین حضرات نے اس ذات شریف کی موجودہ تصنیف "پنجاب کا مقدمہ" نامی کتاب کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے وہ رامے کی لن ترانیوں سے بخوبی آگاہ ہونگے جس میں غدار اور مرتد اعظم غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ پنجاب کا عظیم سرمایہ مایہ ناز سپوت اور پنجاب کی فضیلت کا سہرا اسی ملعون کے گلے میں سجایا ہے اس کتاب کا یہ حصہ پڑھ کر بار بار کہنے کو جی یہ چاہتا ہے کہ شرم تم کو مگر نہیں آتی! قارئین کرام کی نظر سے گذشتہ دنوں ہفت روزہ چٹان لاہور میں رامے جی کا انٹرویو شائع ہوا ہے وہ بھی نظر نواز ہوا ہوگا جس میں حسب سابق اپنی خرمستیوں اور لن ترانیوں کا آپ نے خوب مظاہرہ کیا ہے کہ پاکستان بلکہ دنیا بھر میں موصوف سب سے بڑے سیاست دان اور سکالر ہیں بلکہ اب اس دنیا میں ان کا مدمقابل اور کوئی نہیں رہا اب میدان خالی ہے اس لئے اسی انٹرویو میں رامے جی نے قادیانیوں کو خوش کرنے کے لئے انتہائی لغویات کا مظاہرہ بھی کیا ہے مگر رامے کو نوٹ کر لینا چاہیے کہ اگر مرزائیوں سے ان کی کوئی رشتہ داری ہے یا ان سے خفیہ معاہدہ ہے یا ان کی کوئی مجبوری ہے وغیرہ وغیرہ۔ تو وہ خود اسکو نبھائیں۔ مگر مسلمان کو اکسپلائیٹ نہ کریں اور نہ اب مسلمان اس کو اس بات پر اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین دشمن مرزائیوں کو خوش کرنے کے لئے علماء حق پر پھبتیاں کسیں اور مسلمانوں کا مذاق اڑاتے پھریں۔ اب ان کی ہفوات اور لغویات، مسلمانوں کی قوت برداشت کیلئے ناقابل برداشت کی آخری سرحد تک پہنچ چکی ہیں اب مسلمان ان کی زبان سے ایسے صریح کذبات سننے یا ماننے کے متحمل نہیں ہوں گے

باقی ص ۱۲ پر

میں کون ہوں ؟

شفیق اکبر آبادی

شکرِ شیطان ہے ابلیس نمائی مذہب
کافر و کاذب و ایمان فروشی ہے لقب

میں غلام احمد تو نہیں ہوں میں غلام ابلیس
زندگی ڈھب سے ملی موت ملی بےڈھب

بے مسلم لیگ!
سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا؟

لیگی رہنماؤں کے نام کھلا خط

ملک منظور الٰہی / سیالکوٹ

مسلم لیگ نے قادیانی مرتدوں کو ربوہ کی تقریباً ۱۰ ایکڑ زمین ایک آنہ فی مرلہ دیکر قادیانی اسٹیٹ قائم کی۔ سندھ میں ۴۰ ہزار ایکڑ اراضی عطا کر کے محمود آباد۔ ناصر آباد جیسے قادیانی ہیڈ کوارٹر بنائے۔ اور سب سے بڑے قادیانی مرتد ظفر اللہ خاں کو وزیر خارجہ بنایا۔ اور ریڈ کلف کمیشن کے لئے اپنا وکیل مقرر کیا۔ تو اس نے پاکستانی سفارتخانوں کو قادیانی کفر و ارتداد کی تبلیغ کے اڈے بنا دیا۔ اور افغانستان میں سنگسار شدہ قادیانی مبلغوں کا افغانستان سے بدلہ لینے کے لئے پاکستان سے افغانستان کے تعلقات ہمیشہ بگاڑے رکھے ریڈ کلف کمشن کے روبرو قادیان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی خاطر کشمیر کو ہندوستان کی جھولی میں ڈال دیا۔ پاکستان کے نام پر الیکشن ۱۹۴۶ء میں قادیانی مرتدوں نے مسلم لیگ کے امیدواروں کے مقابلہ قادیانی امیدوار کھڑے کئے۔ تاکہ پاکستان کا مطالبہ کرنے والے مسلم لیگی امیدوار ہار جائیں۔ اور پاکستان نہ بن سکے چنانچہ قادیان کی سیٹ پر فتح محمد سیال قادیانی کو کھڑا کرنے کی وجہ سے مسلم لیگی امیر سید بہاؤ الدین ہار گئے اس کے بعد قادیانی خلیفہ دوم نے اپنے اخبار الفضل ۱۹۴۷-۴-۱۵ اور ۴۷-۵-۱۷ میں الہام شائع کئے۔ کہ گاندھی جی آئے ہیں۔ اور میرے ساتھ ایک ہی چارپائی پر لیٹنا چاہتے ہیں وغیرہ وغیرہ اس کی تعبیر یہ کی کہ ہم اکھنڈ ہندوستان چاہتے ہیں۔ پاکستان ہرگز نہیں چاہتے۔ ہم نے پاکستان کو قبول کیا ہے تو خوشی سے نہیں مجبوری سے کیا ہے۔ پاکستان عارضی ہے۔ اور ہم کوشش کریں گے۔ کہ پاکستان کو دوبارہ اکھنڈ ہندوستان بنا دیں۔ اس سے پاکستان اور مسلمانوں کا جو عظیم نقصان ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت عروج پر پہنچ گئی۔ تو مسلم لیگ نے لاہور میں مارشل لاء لگا دیا۔ اور سیالکوٹ کو فوج کے حوالے کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں فوج۔ پولیس اور قادیانیوں کی گولیوں سے ہزاروں مسلمان محافظ ختم نبوت کو نشانہ بنایا گیا جس نے ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگا کر مسلم لیگ اور اس کے وزیر خارجہ ظفر اللہ مرتد کو ناراض کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ یہ عام مشہور ہے۔ کہ مسلم لیگ اور قادیانیوں نے دس ہزار ختم نبوت کے پروانوں کو شہید کیا ہے۔ اور پاکستان بننے سے لے کر اب تک مسلم لیگ کے مندرجہ بالا عظیم الشان نیک کارناموں کی وجہ سے قادیانیوں کو سینکڑوں مسلمانوں کو قادیانی مرتد بنانے کا بھی موقع ملا ہے۔ مسلم لیگ کے بنائے ہوئے قادیانی مرتد وزیر خارجہ نے اپنے محسن قائد اعظم کا جنازہ یہ کہہ کر نہیں پڑھا۔ کہ وہ ایک کافر کا جنازہ پڑھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس کے بعد ظفر اللہ خاں مرتد نے اپنے دوسرے محسن خان لیاقت علی خان شہید کو اس لئے قتل کرا دیا۔ کہ وہ لیاقت باغ کے جلسہ میں اسے وزارت خارجہ سے نکالنے کا اعلان نہ کر دیں۔ ۱۹۷۰ء میں مسلم لیگ نے ایم ایم۔ احمد قادیانی مرتد برادر طاہر قادیانی مرتد کو سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر مقرر کیا۔ جو ظفر اللہ مرتد کی کوشش سے صدر پاکستان یحییٰ خاں کا مشیر بن گیا۔ اور یحییٰ خان کے دورہ ایران پر قائم مقام صدر پاکستان کا حلف لینے کیلئے جاتے ہوئے موجودہ افواہ قتل ہونے والے مولانا محمد اسلم قریشی کے قاتلانہ حملہ کی وجہ سے صدر پاکستان بننے کی بجائے ہسپتال پہنچ گیا اس کے بعد ایم ایم احمد قادیانی مرتد نے قادیانی نواز منصوبوں کے ذریعہ مشرقی پاکستان کو ہندوستانی فوج کے حوالہ کر دیا اور پاکستان کی ۹۰ ہزار بہادر فوج سے ہتھیار ڈلوا کر مسلمانوں کو ایک عظیم، بے مثل تاریخی ذلت سے دوچار کیا ان عظیم قومی اور مذہبی نقصانات کی تلافی کے لئے مسلم لیگ اور مسلم لیگیوں سے درخواست ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز گڑ گڑا گڑ گڑا کر اپنے عظیم گناہوں کی معافی مانگیں۔ اور آئندہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ساتھ شانہ بشانہ ہو کر جدوجہد کریں۔ اور موجودہ مسلم لیگی حکومت کو اس بات پر مجبور کریں کہ وہ مسلمان علماء کرام اور طالب علموں مولانا محمد اسلم قریشی وغیرہ کے قادیانی قاتلوں کو پھانسی دے الہامی پاکستان دشمن اور اسرائیلی فوج میں بھرتی قادیانیوں کی جماعت احمدیہ نوجوان فوج خدام الاحمدیہ، انصار اللہ احمدیہ، تحریک جدید۔ لجنہ اور ناصرات الاحمدیہ کو خلاف قانون قرار دے۔ ربوہ کے سب ماہنامے اور لاہور۔ لاہور، اور اخبار امن کراچی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کرکے ضیاء اسلام پریس ربوہ اور حیات الاسلام پریس ربوہ کو ضبط کرے۔ فوج پولیس۔ اور محکمہ تعلیم سے قادیانیوں کو فوراً خارج کرے۔ مرزا طاہر مرتد اور قادیانیوں سے یہ اعلان کرایا جائے۔ کہ وہ غیر مسلم اقلیت ہیں۔ ورنہ مرزا غلام احمد قادیانی مرتد پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو جائیں۔ اگر وہ اس پر تیار نہ ہوں۔ تو روس اور جرمنی کے یہودیوں کی طرح ان کو پاکستان سے نکال دیا جائے تاکہ پاکستان اور مسلمانوں کی سلامتی کو کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم لازماً نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے رہو ورنہ خدا عنقریب تم پر ایسا عذاب بھیج دے گا کہ پھر تم پکارتے رہو گے اور کوئی نہ سنے گا۔ (ترمذی)

(صفدر حسین کلیاہ داخلی چراہ اسلام آباد)

ربوہ جاسوسوں کا مرکز رہا ہے

جاسوسی کے ایک اہم کردار کے سنسنی خیز انکشافات

قادیانی پاکستان کے بدترین دشمن ہیں ـــــ سراغ رسانی اور مہم جوئی کی تاریخ کے ایک انوکھے کردار جیمز سالومن ونسنٹ نے قادیانیوں کی پاکستان دشمنی سے متعلق معاصر عزیز ہفت روزہ تکبیر کو دیے گئے ایک انٹرویو میں اہم انکشافات کئے ہیں ـــــ قادیانیوں سے متعلق انٹرویو کا حصہ ہفت روزہ تکبیر کے شکریے کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

میں نے پونا جانے کے بعد جی ایچ کیو دہلی کا رخ کیا اور افسروں میں میل جول کے لئے اپنے پرانے تعلقات کو استعمال کیا۔ مجھے خوش قسمتی سے میجر جنرل مہتے مل گیا جو جنگ عظیم دوم میں ساتھ رہا تھا۔ میں نے اس کو ۱۵ ہزار روپے دیکر ٹاپ سیکرٹ ڈاکومنٹ حاصل کر لئے اور انہیں اپنے ملٹری اتاشی کی معرفت پاکستان بھیجوا دیا پاکستانی سفارت خانے میں میرا رابطہ ہائی کمشنر سے ہوتا تھا یا ملٹری اتاشی سے جو شیر شاہ مسیں میں ملتے تھے۔ میں نے فوج کی نقل و حرکت سے متعلق پارٹ I اور پارٹ II آرڈرز، بحری فوج اور ایئر فورس کی تعیناتی پوزیشن اور تعداد، اسلحہ کی مکمل تفصیل خواہ وہ کسی قسم کا ہو، ٹیل آرڈر ان پاکستان منشی آف دی کمانڈر انچیف، منشی آف دی پرائم منسٹر حتی کہ نہری پانی کے تنازعے پر پوری کی پوری فائل پاکستان کے لئے حاصل کر لی۔ میں نے ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۱ء کے آخر تک بھارت میں جاسوسی کی تاریخ کا نیا باب لکھا۔ میرا راز ایک قادیانی حافظ بشیر نے فاش کیا جو چوہدری ظفر اللہ قادیانی کا رشتہ دار تھا۔ اس نے بھارت جا کر بتا دیا کہ میں پاکستان کے لئے اہم دستاویزات چرا رہا ہوں ورنہ مجھے آرمی کنٹریکٹر ہی سمجھا جاتا تھا کیونکہ میں نے برٹش آرمی چھوڑنے کے بعد اپنے سسر کا کام سنبھال لیا تھا۔ میں نومبر ۱۹۴۹ء میں پکڑا گیا۔

اسی زمانے میں اقوام متحدہ میں نہری پانی کے تنازعے پر مقدمہ چل رہا تھا چوہدری سر ظفر اللہ خاں وکالت کر رہے تھے۔ انہیں دوران سماعت کچھ ایسے کاغذات کی ضرورت پڑی جو بھارت کی تحویل میں تھے تو مجھے ذمہ داری سپرد کی گئی۔ میں نے دہلی سے اس کی پوری فائل چرالی اور نواب اسمٰعیل کی معرفت اسے کراچی بھجوا دیا۔ جس روز فائل کراچی پہنچی اس کے دوسرے ہی دن اقوام متحدہ میں مقدمے کی سماعت تھی، لہٰذا یہاں سے وائرلیس دیا گیا کہ ضروری کاغذات آ گئے ہیں، نئی تاریخ لے لو تاکہ دوسری پیشی پر اسٹڈی کر کے مضبوطی سے لڑا جا سکے۔ یہی ہوا اور دوسری پیشی پر پانسہ ہمارے حق میں پلٹ گیا اور ہم مقدمہ جیت گئے۔ میرے اسی کام کے سبب چوہدری ظفر اللہ اور کچھ قادیانیوں کو میرے

> "تفتیش پر مامور آئی جی نے کہا میرے سر پر موت کے سائے منڈلا رہے ہیں بالآخر انہیں فائلوں سمیت ہوائی حادثے کا شکار بنا دیا گیا۔"

کردار کا جو میں بھارت میں ادا کر رہا تھا پتہ چل گیا اور پھر میری شامت آگئی۔ مگر میرا کردار دیکھئے کہ میں نے سر ظفر اللہ کی جان بچائی۔ جب نہری پانی کے تنازعے پر سر ظفر اللہ مقدمہ جیت کر پاکستان آ رہے تھے تو بھارت کے جاسوسوں بھگوان داس، ٹیکم داس اور ایم ای جی نرائن جی نے جو کے ایم سی کے سامنے مندر میں رہتے

لیاقت علی خان کو چوہدری ظفرو کے لے پالک نے قتل کیا تھا

ے سر ظفر اللہ کے جہاز کو بم سے اڑانے کا منصوبہ بنایا
نچوں کی گفتگو ریکارڈ کر لی۔ دوسری طرف سر
فر اللہ کو پیغام دے دیا گیا کہ وہ جہاز بدل لیں۔ بعد
یہ مذکورہ تینوں جاسوسوں کو ملک سے نکال دیا گیا۔

گھر میں قادیانی کی مخبری پر بھی بھارت میں
ڑا گیا۔ آخری بار کچھ دستاویزات ملٹری اتاشی کو
چا کر جوں ہی میں پلٹا آیا اور اپنے گھر میں داخل ہوا
ڈی آئی جی نے جو مرہٹہ تھا مجھے حراست میں لے لیا
۳۰ دسمبر کی بات ہے وہ مجھے گرفتار کر کے اپنے بنگلے
لے آیا اور دوسرے دن بمبئی لے گیا جہاں اس
ھر میں انٹروگیشن کی گئی جہاں قائداعظم رہا کرتے تھے

اکتوبر ۱۹۵۱ء میں پاکستان کے پہلے وزیراعظم
ن لیاقت علی خان کے قتل کا واقعہ ہماری سیاسی
ریخ کا سب سے عظیم المیہ ہے۔ میں آگے بڑھنے سے
پہلے اس واقعہ کی طرف آتا ہوں اور ایک ایسی بات
انکشاف کر رہا ہوں جو اب تک پردۂ راز میں تھی
م لوگوں کے علم کے مطابق لیاقت علی خان کو ایک
خان شخص سید اکبر نے قتل کیا۔ مگر حقیقتاً لیاقت علی
ن کو ایک جرمن عیسائی شخص کنزے نے قتل کیا
ر قادیانی گھرانے میں شادی اور قادیانی مذہب
ار کرنے کے بعد پاکستان میں مقیم تھا۔ یہ شخص آج
مشرقی جرمن میں موجود ہے۔ سر ظفر اللہ کا بھائی،
دری عبد اللہ کراچی میں ایڈیشنل کسٹوڈین کے عہدے
ر تھا۔ میں نے اس سے دوستی کر رکھی تھی۔ جب
اعظم کا قتل ہوا۔ اس سے پہلے یہ شخص جس کا نام
ے تھا۔ چوہدری عبد اللہ کے پاس باقاعدگی سے آتا
۔ کنزے کو قتل کے بعد نہیں دیکھا گیا اور یہ ملک سے
جانے میں کامیاب رہا۔ اسے سر ظفر اللہ نے پالا تھا
شادی بھی ظفر اللہ نے کوئٹہ کے ریلوے افسر
ن اللہ خان کی بیٹی سے کرا دی تھی۔ میر امان قادیانی
کو حبیب کنزے کو قادیانیوں نے قتل کے لئے استعمال
میر امان اللہ خان قادیانیوں کو کوستا تھا کہ انہوں
نے اس کی بیٹی کی شادی ایسے شخص سے کرا دی جو قتل
کیس میں نہیں بچے گا۔ تاہم قادیانی اپنے اثر و رسوخ
اور سازشی کردار کے طفیل کنزے کو بچانے میں کامیاب
ہو گئے۔ اس سے پہلے کہ ہماری تفتیشی ٹیم اسے گرفتار
کرتی اسے ملک سے نکال دیا گیا۔

جب کمپنی باغ میں کنزے نے وزیراعظم کو گولی
ماری تو پولیس نے جو پوری طرح ملوث تھی اس وقت
کے سازشی سیاست دانوں اور بیوروکریٹس کی ہدایت
پر سید اکبر کو گولی ماری اور پھر سید اکبر کو قاتل کی حیثیت سے مشہور کر دیا گیا
حالانکہ سید اکبر تو کیموفلاج تھا۔ کنزے نے پٹھان لباس

حکومت نے افغانستان میں جاسوسی کے لیے ۵ لاکھ روپے دیئے
مرزا محمود نے ہضم کر لیے

پہن رکھا تھا اور ہماری اطلاعات کے مطابق وہ،
وزیراعظم کو قتل کر کے سیدھا ربوہ پہنچا اور پھر وہاں
سے مناسب وقت پر اسے باہر بھیج دیا گیا کنزے ہمبرگ
میں قادیانیوں کے ہتھے چڑھا تھا جہاں سے قادیانیوں
کی جماعت اسے پاکستان لے آئی تھی اور ربوہ میں
تعلیم پاتا رہا۔ چوہدری عبد اللہ کی بیوی اپنی بیٹی کی اس
سے شادی کی خواہش مند تھی مگر ظفر اللہ نے اس کی
شادی دوسری جگہ کرا دی۔ میں نے ڈائریکٹر انٹیلی جنس
سید کاظم رضا کی ہدایت پر جو تفتیش کی اس میں یہ بات
اسٹیبلش ہو گئی تھی کہ کنزے ہی اصل قاتل ہے مگر سید کاظم
رضا کنزے کو گرفتار کرنے سے قاصر ہے۔ میری یہ اوریجنل
رپورٹ آج بھی سینٹرل انٹیلی جنس کراچی کے دفتر میں موجود
ہے۔ آج اس سانحے کو اتنا عرصہ بیت چکا ہے ہر حکومت
نے یہ نعرہ بلند کیا۔ ہر زمانے میں مطالبات ہوئے مگر کسی
نے راز فاش نہ کیا۔ یکے بعد دیگرے حکومتیں بھی وعدے
کرتی رہیں اور ایک دن وہ آیا جب اٹارنی جنرل نے
ہائی کورٹ میں بیان دیا کہ لیاقت علی خان کے قتل کی
سرکاری فائل گم ہو گئی ہے۔

اسی زمانے میں کئی لوگوں نے اور خاص طور پر سابق
پولیس افسروں نے تحقیقات کے لئے اپنی خدمات
پیش کیں۔ لیکن حکومت نے کوئی توجہ نہ دی۔ سرکاری
طور پر تحقیقات اعتزاز الدین صاحب آئی جی سپیشل
پولیس کے سپرد کی گئیں۔ انہوں نے بڑی محنت اور خلوص
سے کام کیا۔ ان کے قریبی حلقوں کے مطابق تحقیقات کے
دوران میں وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ موت کے سائے میرے
سر پر منڈلا رہے ہیں۔ پھر انہوں نے ایک دن اخباری
بیان میں کہا سازش کا سراغ مل گیا ہے اور بہت جلد
اسے بے نقاب کر دیا جائے گا۔ یہ اتنا بڑا جرم تھا کہ انہیں
معاف نہیں کیا جا سکتا تھا چنانچہ وہ جس ہوائی جہاز میں
کیس کی فائلوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے اس میں ٹائم بم
رکھ دیا گیا اور طیارہ جہلم کے قریب فضا میں جل کر راکھ
ہو گیا۔ ان تمام باتوں کے باوجود حاکموں کو اصرار رہا کہ وزیراعظم
کے قتل کے پس پردہ کوئی سازش نہ تھی۔

پھر سکاٹ لینڈ یارڈ کے ماہرین بلائے گئے لیکن
ملک کے مختلف گوشوں سے یہ صدا بلند ہونے لگی کہ ہمیں
حکومت برطانیہ کے کسی ادارے پر کوئی اعتماد نہیں۔ سکاٹ
لینڈ کے ماہرین مایوسی کا اظہار کر کے وطن واپس لوٹ

لیاقت علی خان کا قاتل آج بھی زندہ ہے

گئے۔ محمد علی بوگرہ وزیراعظم بنے تو انہوں نے معصومیت میں تحقیقات کرانے کا وعدہ کرلیا۔ انہوں نے امریکہ سے ایف بی آئی کے ماہرین بلانے کا اہتمام کیا، لیکن گورنر جنرل غلام محمد نے منع کر دیا اور یوں یہ راز اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود راز رہا اور اب تو اس پر وقت اور فاصلے کی اتنی تہیں چڑھ چکی ہیں کہ کھوج لگانا ناممکن ہو چکا ہے۔"

مگر مجھے آج بھی اصرار ہے کہ قتل کی اس سازش میں قادیانی شریک تھے۔ قاتل جرمن شخص کنزے تھا، ربوہ سازشوں کا مرکز تھا اور قادیانیوں کے اثر و رسوخ کے سبب ہی قتل کی سازش اور قاتل کا چہرہ بے نقاب نہیں ہو سکا۔ قادیانیوں کا ذکر آیا ہے تو ان کے سلسلے میں ایک اہم بات اور سن لیجئے۔ مجھے اس وقت کے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کے پاس بھیجا گیا۔ میں ربوہ پہنچا تو وہاں جھوٹے نبی کے خلیفہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پہلے دن شاہی مہمان خانے میں آرام کا مشورہ دیا، میں نے دوسرے دن ان سے کہا کہ میں وہ رقم واپس لینے آیا ہوں جو حکومت پاکستان نے کابل میں جاسوسی کی خدمات کے لئے آپ کے سپرد کی تھی۔ میں نے انہیں یاد دلایا کہ کابل میں پاکستان کے ہائی کمشنر میجر جنرل رضا کی معرفت آپ کی مرضی کے مطابق آپ کے افراد کو دس لاکھ روپے دیئے گئے تھے، چونکہ مطلوبہ کام نہیں ہوسکا لہٰذا خرچہ کاٹ کر بقیہ رقم واپس کی جائے۔ مرزا محمود نے کہا کہ میں نے سر ظفر اللہ سے بات کر لی ہے لہٰذا آپ کراچی جا کر ان سے ملیں۔ میں کراچی آکر جب سر ظفر اللہ سے ملا تو انہوں نے کہا وہ رقم تو ساری کی ساری خرچ ہو گئی ہے لہٰذا کیس کو دبا دو۔ میں نے سید کاظم رضا کو رپورٹ دی تو انہوں نے خاموشی اختیار کر لی۔ اس لئے کہ ان دنوں فوج اور سول سروس میں قادیانیوں کا زور تھا۔ حقیقتاً یہ خطیر رقم احمدیوں نے اپنی جماعت پر خرچ کر لی تھی۔

کنری پر کیا گزری

قادیانیوں کی ایک نئی سازش

کنری ضلع تھرپارکر (سندھ) کے مسلمانوں نے "بابری مسجد" کے سانحے کے سلسلے میں ۱۴ مارچ ۸۶ء بخاری مسجد سے جمعہ کے بعد ایک پرامن جلوس کا پروگرام بنایا تھا جمعہ کی نماز ابھی پڑھی جارہی تھی کہ ڈی ایس پی عمرکوٹ نے ختم نبوت کے چار ساتھیوں کو گرفتار کرلیا جب جمعہ پڑھنے والے مسلمانوں اور امام صاحب کو پتہ چلا تو لاؤڈ اسپیکر پہ اعلان کیا گیا کہ ہمارے چاروں ساتھیوں کو رہا کیا جائے تو ہم جلوس نہیں نکالیں گے اور یہ اعلان برابر ایک گھنٹہ تک جاری رہا اسی دوران مذاکرات ختم نبوت کے دو ساتھی ڈی ایس پی کے پاس گئے اور ان سے جاکر کہا کہ آپ ہمارے چار ساتھیوں کو رہا کردیں ہم یقین دلاتے ہیں کہ جلوس نہیں نکالا جائیگا مگر ڈی ایس پی نے ان کو بھی گرفتار کرلیا اور ایک مسلمان کی ٹانگ پر رائفل کا بٹ مار کر اس کی ٹانگ توڑ دی۔ اس مزید گرفتاری اور ظلم سے مسلمانوں میں اشتعال ہوا تو مسلمان جلوس کی شکل میں تھانے کی طرف گئے دریں اثناء جلوس میں شامل ایک قادیانی نے ہوائی فائر کیا پھر پولیس کی طرف سے اندھادھند لاٹھی چارج ہوا۔ آنسو گیس پھینکے گئے، ہوائی فائر کئے گئے اتنے میں شہر سے آگ کے دھوئیں نظر آئے معلوم ہوا کہ شہر میں قادیانیوں نے ہندوؤں کی دکانوں کو آگ لگا دی ہے جس پر مذکورہ ڈی ایس پی نے انتقاماً ختم نبوت اور یوتھ فورس کے کارکنوں کے خلاف جھوٹی ایف آئی آر درج کرکے مزید بیس پچیس آدمیوں کو گرفتار کرلیا اور کچھ مزید افراد کے نام بھی گرفتاری کے لئے ایف آئی آر میں درج کئے جو اس دن کنری میں بھی موجود نہ تھے پولیس کی اس کارروائی اور قادیانیوں کی اسی حرکت کے خلاف مسلمانوں نے ہفتہ اور اتوار کو کنری میں مکمل ہڑتال کی

اتوار بارہ بجے عورتوں نے ایک جلوس نکالا اور تھانے کے سامنے دھرنا مار کر بیٹھ گئیں عورتوں نے کہا ہمیں بھی اپنے بچوں کے ساتھ گرفتار کرو۔ شام چھ بجے وہ انتظامیہ کے وعدے پر اپنے گھروں واپس گئیں۔ مارچ سوموار کو مولانا نذیر احمد مبلغ ختم نبوت کی قیادت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جمعیت علماء اسلام اور جماعت اسلامی کے دس رکنی وفد نے کنری کا تفصیلی دورہ کیا اور کنری کے مسلمانوں کو اپنی طرف سے ہر قسم کی حمایت کی یقین دہانی کرائی۔ مولانا نذیر احمد خان نے کہا ہے کہ ڈپٹی کمشنر میرپور خاص کا یہ بیان بالکل جھوٹ پر مبنی ہے کہ کنری میں کوئی ہڑتال نہیں ہوئی اور عورتوں نے جلوس بھی نہیں نکالا مولانا نے مزید کہا ہے کہ کنری میں قادیانیوں نے گٹھ جوڑ کر لیا ہے اس کی تصدیق ہندو ڈاکٹر خزانی کی اس بات سے بھی ہوتی ہے جنہیں اس نے کہا ہے کہ جب تک ختم نبوت کی بخاری مسجد کو آگ نہیں لگائی جائے گی اس وقت تک کنری میں امن قائم نہیں ہوگا انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ تمام گرفتار شدگان کو فوراً رہا کیا جائے اس سانحے کی عدالتی تحقیقات کرائی جائیں مسلمانوں پر جو ناروا ظلم ہوا ہے اس کی تلافی کی جائے۔

تمام مسلمانوں کا متفقہ مطالبہ

مرتد کی شرعی سزا

نافذ کی جائے

حضرت عیسیٰ ؑ کا رفع ونزول آسمانی

امام عبدالوہاب شعرانی کی زبانی

بابو حبیب اللہ

حضرت عالم ربانی محبوب سبحانی قطب یزدانی امام عبدالوہاب شعرانیؒ اپنی کتاب "الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر" کی جلد دوم بحث ۶۵ میں صفحہ ۲۹۱ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

اگر تو سوال کرے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے پھر کب وفات پائیں گے اور کس طرح مریں گے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جیسا شیخ الاکبر محی الدین نے فتوحات مکیہ کے باب ۳۶۹ میں فرمایا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے اس وقت فوت ہو جائیں گے۔

اگر تو سوال کرے کہ حضرت عیسیٰؑ کے نزول پر کیا دلیل ہے تو جواب یہ ہے کہ ان کے نزول پر دلیل قول اللہ تعالیٰ کا "وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ" ہے اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر البتہ ضرور ایمان لاویں گے حضرت عیسیٰ کے ساتھ ان کی وفات سے پہلے"

یعنی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے اور لوگ ان پر اکٹھے ہوں گے۔

اور انکار کیا معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود ونصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم سمیت آسمان کی طرف جانے سے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وانہ لعلم للساعۃ۔ اور "تحقیق عیسیٰ بن مریم البتہ نشانی ہے قیامت کی" اور قرآن مجید کے لفظ علم کو عین اور لام کی زبر کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔ اور انہ میں جو ضمیر ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ ولما ضرب ابن مریم مثلاً (اور جب بیان کیا گیا ابن مریم مثال) اور اس کے معنی ہیں کہ تحقیق مسیح کا نزول قیامت کی نشانی ہے۔ اور حدیث نبوی میں دجال کے بارے میں وارد ہوا ہے کہ لوگ نماز میں ہوں گے جب کہ اللہ تعالیٰ بھیجے گا مسیح ابن مریم کو، پس وہ نازل ہوں گے مشرقی دمشق میں سفید منارہ کے پاس حالانکہ انہوں نے زرد رنگ کی دو چادریں پہنی ہوئی ہوں گی۔ اور حضرت مسیح رکھنے والے ہوں گے اپنی ہتھیلیاں دو فرشتوں کے پروں پر...... پس البتہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول کتاب اور سنت سے ثابت ہو گیا۔ حق یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بل رفعہ اللہ الیہ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔

حضرت ابو طاہر قزوینیؒ نے فرمایا ہے کہ:۔ جان لے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان میں جانے کی کیفیت اور اس کے اترنے اور آسمان میں ٹھہرنے کی کیفیت اور کھانے پینے کے سوا اس قدر ٹھہرنا اس قبیل سے ہے کہ عقل اس کے جاننے سے قاصر ہے اور ہمارے لئے بجز اس کے کوئی راستہ نہیں کہ ہم اس کے ساتھ ایمان لاویں اور اللہ کی اس قدرت کو تسلیم کر لیویں۔ (اور فلاسفہ وغیرہ جو اس مسئلہ کے منکر ہیں۔ اس کا بہت ذکر کیا ہے) پس اگر کوئی سوال کرے کہ اس قدر عرصہ تک کھانے پینے سے بے پرواہ رہنا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ وما جعلنٰھم جسداً لا یاکلون الطعام (یعنی ہم نے رسولوں کا جسم ایسا نہیں بنایا جو کھانا نہ کھائیں) تو اس کا جواب یہ ہے کہ طعام کھانا اس شخص کے لئے ضروری ہے جو زمین پر رہتا ہو کیونکہ اسی پر ہوا گرم و سرد غالب ہے۔ اس کا کھانا پینا تحلیل ہو جاتا ہے۔ جب پہلی غذا ہضم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اور غذا اس کے بدلے میں عنایت کرتا ہے۔ کیونکہ اس غبار آلودہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی یہی عادت ہے۔ لیکن جس شخص کو اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف اٹھالیوے پس اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو اپنی قدرت سے لطیف اور نازک کر دیتا ہے۔ اور اس کو کھانے پینے سے ایسا بے پرواہ کر دیتا ہے جیسے اس نے فرشتوں کو اس سے بے پرواہ کر دیا ہے۔ پس اس وقت اس کا کھانا تسبیح اور اس کا پانی تہلیل ہوگا۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں اپنے رب کے پاس رات گذارتا ہوں میرا رب مجھ کو کھانا دیتا ہے اور پانی پلاتا ہے۔

اور مرفوع حدیث میں ہے کہ دجال کے پہلے تین سال قحط کے ہوں گے۔ پہلے سال میں آسمان تیسرا حصہ بارش کا کم کردیگا اور زمین تیسرا حصہ

زراعت کاکام کرے گی۔ اور دوسرے سال میں دو حصے بارش کے کم ہوں گے اور دو حصے زراعت کے کم ہو جائیں گے۔ اور تیسرے سال میں بارش بالکل بند ہو جاوے گی۔

پس حضرت اسماء بنت زیدؓ نے عرض کیا یارسول اللہ اب تو ہم آٹا گوندھنے سے پکنے تک بھوک سے جزنہیں سکتے اس دن کیا کریں گے؟ آپ ؐ نے فرمایا جو چیز اہل آسمان کو کفایت کرتی ہے یعنی تسبیح اور تہلیل وہی چیز اہل ایمان کو کافی ہوگی۔

شیخ ابوطاہر قزوینیؒ نے فرمایا ہے کہ ہم نے ایک شخص نامی خلیفہ خراما کو دیکھا ہے کہ وہ شہر ابہر میں (جو شرقی بلاد سے ہے) میں مقیم تھا اس نے ۲۳ سال کچھ نہیں کھایا۔ اور دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول تھا اور اس سے اس میں کوئی کوئی ضعف نہیں آیا تھا۔ پس جب یہ بات ممکن ہے تو عیسےٰ علیہ السلام کے لئے آسمانوں میں تسبیح و تہلیل غذا ہو تو کیا بعید ہے۔ اور ان باتوں کا عالم اللہ ہی ہے۔

نوٹ :۔ حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ نے اپنا عقیدہ صاف الفاظ میں بیان فرمایا۔ والحق أنّهٗ رفع عیسیٰ بجسدہٖ الی السماء والایمان بذالک واجب ” یعنی حق یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے “

خدابخش مرزائی کا مغالطہ اور خیانت

حکیم خدابخش مرزائی اپنی کتاب ”عسل مصفیٰ“ (مطبوعہ ۱۹۱۳ء مطبع وزیر ہند امرتسر) کے حصہ اول باب ۸ کی فصل ۱۶ میں عنوان ” مسیح کی وفات پر دیگر اشخاص کی شہادت “ صفحہ ۵۲۳ پر لکھتے ہیں۔

شہادت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ وہ اپنی کتاب طبقات جلد ثانی بر صفحہ ۴۴ لکھتے ہیں وکان یقول ان علی ابن ابی طالب رفع کما رفع عیسیٰ علیہ السلام وسینزل عیسیٰ علیہ السلام ۔ وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب بھی اسی طرح اٹھائے گئے جس طرح عیسیٰ علیہ السلام اٹھائے گئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اس دنیا سے وفات پاکر اٹھائے گئے ہیں اسی طرح حضرت عیسیٰ بھی لعنت کی موت سے بچ کر طبعی موت کے بعد آسمان پر گئے۔

(دنیز دیکھو کتاب محقق صفحہ ۵۲۳)

جواب

دراصل بات یہ ہے کہ حضرت عبدالوہاب شعرانی رح نے اپنی کتاب ”طبقات الکبریٰ“ نامی (مطبوعہ عامرہ مصر) کی جلد دوم کے صفحہ ۲۹ پر ایک بزرگ حضرت علی الخواص کا ذکر کرتے ہوئے ان کا مذہب یوں نقل کیا ہے۔

کان یقول ان علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ رفع کما رفع عیسیٰ علیہ السلام وسینزل کما ینزل عیسیٰ علیہ السلام

ترجمہ :۔ حضرت علی الخواص فرماتے تھے کہ تحقیق حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اٹھائے گئے تھے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھائے گئے اور عنقریب علی نازل ہوں گے جیسا کہ حضرت

کیا قادیانیوں سے تعلقات رکھنا جائز نہیں ؟

اس کا جواب

متحدہ عرب امارات میں

حضرت مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ کی

معرکۃ الآراء تقریر میں ملے گا جو چند دنوں میں زیور طباعت سے آراستہ ہو کر

منظر عام پر آرہی ہے

اس تقریر کے ساتھ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن مدظلہٗ کا ایک طویل مقالہ بھی شائع کیا جارہا ہے جو اس موضوع پر ہے۔

ملنے کا پتہ

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔

عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔

نوٹ۔ مندرجہ بالا عبارت تو بتلا رہی ہے کہ حضرت سید علی الخواص نامی کسی بزرگ کا قول نقل کیا گیا ہے، یہ حضرت امام عبدالوہاب شعرانی کا مذہب نہیں ہے ان کا اپنا عقیدہ وہی ہے جو کتاب الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۱۹۱ کے حوالہ سے پہلے نقل کیا گیا ہے۔

مرزائی اعتراض | کتاب الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر میں

برصفحہ ۲۴ حدیث لوکان موسیٰ و عیسیٰ حیین ماوسعھما الا اتباعی لکھی ہے جو وفات مسیح پر دال ہے (عسل مصفیٰ حصہ اول صفحہ ۲۶۹ کا خلاصہ)

جواب | کتاب الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۱۹ پر لکھا ہے۔ وقال فی الباب الحادی عشر من الفتوحات الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب فتوحات مکیہ کے باب ۱۱ کا حوالہ دیا گیا ہے حالانکہ فتوحات مکیہ باب ۱۱ صفحہ ۱۳۵ جلد اول میں حدیث کے الفاظ یوں ہیں۔ "واللہ لو کان موسیٰ حیاً ماوسعہ الا ان یتبعنی" سنن دارمی صفحہ ۶۲ بیہقی۔ ابن ابی شیبہ، بزار، مرقاۃ، اشعۃ اللمعات مظاہر حق۔ عمدۃ القاری میں مرفوع حدیث کے الفاظ یوں ہیں۔ ولو کان موسیٰ حیاً ماوسعہ الا اتباعی

بقیہ: بلاغت نبوی ﷺ

طرح برابر ہیں۔ آپ ﷺ نے بعض ایسے محاورے بھی استعمال فرمائے جو آپ ﷺ سے پہلے نہیں سنے گئے تھے اور آج عربی کا جزو ہیں۔ مثلاً "الآن حمی الوطیس" (اب تنور گرم ہوا" یعنی جنگ نے شدت اختیار کی) عموماً سفر میں مرد تیز چلتے ہیں اور عورتیں پیچھے رہ جاتی ہیں ایک ایسے ہی موقع پر فرمایا: (رفقاً بالقواریر) "ان آبگینوں کے ساتھ نرمی کرو" یعنی آہستہ چلو۔

وعظ و نصیحت اور تعلیم و تربیت کے کسی اچھے موقع کو ضائع نہ فرماتے تھے بلکہ تمام چیزوں میں سے عبرت کے پہلو نکال لیتے تھے۔ مثلاً ایک مرتبہ جاڑوں میں جنگل کی طرف چل نکلے، درختوں کے پتے گر رہے تھے، ایک ٹہنی کو ہاتھ سے پکڑ کر جھٹکا دیا اور فرمایا "مسلمان جب نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے اس جھاڑی کے خشک پتے (بالمعنیٰ)

مختلف سربراہوں کے نام آپ ﷺ کے مکتوبات اور مختلف مواقع پر آپ ﷺ کے خطبات بھی موقع محل کے مطابق جلال و جمال، فصاحت و بلاغت اور سہولت اور معنویت سے بھرپور ہیں۔ خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا: "یا ایھا الناس ان ربکم واحد وابا کم واحد کلکم لآدم و آدم من تراب، اکرمکم عند اللہ اتقاکم" اے لوگو! تمہارا رب ایک، تمہارا باپ ایک ہے، تم سب آدمؑ کی اولاد ہو اور آدمؑ مٹی سے پیدا کئے گئے، تم میں سب سے بہتر اللہ کے ہاں وہ ہے جو زیادہ متقی ہو۔"

مشہور نقاد و ادیب جاحظ نے لکھا ہے:

"لوگوں نے اس (حدیث نبوی) سے زیادہ نفع مند، متوازن الفاظ، پرمعنی، موثر، فصیح اور آسان کلام کبھی نہیں سنا۔"

مصطفیٰ صادق الرافعی مصنف اعجاز القرآن لکھتے ہیں: "میں نے آپ ﷺ کی احادیث کو خوب پڑھا ہے اور کافی وقت یہ راز معلوم کرنے میں صرف کیا ہے کہ آخر وہ کیا بات تھی جس نے ایک بنجر اور ویران تاریخ میں اچانک ایسے حسین انسانی پھول کھلا دیئے اور وہ (صحابہؓ) ایسے لوگ بن گئے کہ اگر کوئی شخص ان میں عیب نکالنا چاہے تو یہی کہہ سکے گا کہ وہ فقط فرشتے نہ تھے۔ وہ ایسے لوگ تھے کہ ان کے عہد میں زمین تین محوروں کے گرد گھوم رہی تھی ایک سورج کے گرد، ایک اپنے محور پر اور ایک آپ ﷺ کے ساتھیوں کے گرد۔ آپ ﷺ کا کلام وقت اور ملک و قوم کی حدود سے آزاد تھا جو دلوں پر اثر کرنے والے ٹھوس حقائق تھے۔ اس سے عرب کے ریگزاروں میں ایک ایسی تہذیب و تمدن کی بنیاد رکھی جا رہی تھی جس سے بعد کے زمانوں میں یورپ اور امریکہ کے تمدن اور ترقی نے جنم لیا۔ پس قرآن و حدیث کے فصیح و بلیغ کلام نے ذہنوں کو روشن کرنے میں وہ کام کیا جو چاند اور سورج زمین کو روشن کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔"

بقیہ: خصائل نبوی ﷺ

بہت جلد خبر مشہور ہو جانے کے بہت سے حضرات کو یقین نہیں آیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے باعظمت اور قوی القلب آدمی بھی باوجود فضل و کمال اور دلیری شجاعت و ہمت تحمل نہ فرما سکے اور از خود رفتہ ہو کر برہنہ تلوار لے کر کھڑے ہو گئے اور (یہ فرمانے لگے کہ واللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال نہیں ہوا) جو شخص یہ کہے گا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے اس کی گردن اڑا دوں گا، چونکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کسی نبی کی وفات کا پہلے سے تجربہ نہیں تھا کہ اس سے پہلے کوئی نبی ان میں نہیں ہوا تھا اور عام طور سے امی تھے کہ پہلے انبیاء کی کتب اور حالات بھی نہ پڑھ سکتے تھے اس لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر ساکت ہو گئے کہ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو۔ بعض صحابہؓ نے سالم سے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر لاؤ۔ وہ ہی اس طغیان کے وقت اس کشتی کو کنارہ لگا سکیں گے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ افاقہ کی صورت دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے گھر والوں کی خبر لینے کے لئے اپنے مکان تشریف لے گئے ہوئے تھے جو تقریباً ایک میل تھا) سالم کہتے ہیں کہ میں روتا ہوا متحیرانہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

پاس گیا وہ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے، میری مضطربانہ حالت دیکھ کر دریافت فرمایا کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا میں نے اس کی اطلاع کی اور یہ بھی عرض کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں جس کو یہ کہتے ہوئے سنوں گا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے اس کی گردن اڑا دوں گا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے ساتھ تشریف لائے اور مجھ کو ہٹا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر گہری نظر ڈال کر آپؐ کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیا اور یہ آیت پڑھی۔ انک میت وانہم میتون، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بیشک تم بھی وفات پانے والے ہو اور وہ سب دشمن بھی مرنے والے ہیں۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ اے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق کیا آپؐ کی وفات ہو گئی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیشک آپؐ دارالبقاء کو روانہ ہو گئے ہیں۔ اس وقت صحابہؓ کو یقین ہو گیا۔ پھر انہوں نے آپ سے دیگر امور دریافت کئے اس لئے کہ ہر ہر جزو میں احتمال خصوصیت تھا اس لئے اول نماز جنازہ کے متعلق پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی یا نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ پڑھی جائے گی۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ کس طرح پڑھیں (تمام اہل مدینہ مشتاق ہیں) آپ نے فرمایا کہ ایک ایک جماعت حجرہ کے اندر جائے اور بلا جماعت نماز پڑھ کر چلی آوے اسی طرح سب لوگ نماز پڑھیں پھر صحابہ نے پوچھا کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دفن کئے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا یقیناً دفن کئے جائیں گے انہوں نے پوچھا کہ کس جگہ قبر شریف بنائی جائے گی، آپ نے فرمایا کہ جس جگہ آپؐ کا وصال ہوا ہے وہی جگہ مدفن ہے۔ اس لئے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے آپؐ کا وصال اسی جگہ فرمایا جو جگہ حق تعالیٰ شانہٗ کو پسندیدہ ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ہر ہر بات پر اطمینان ہوتا رہا اور بیشک سچ فرمایا کہتے ہے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل بیت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ داروں کو تجہیز و تکفین کے انتظام کا حکم فرمایا (اور حفاظت اسلام اور رفع اختلافات کے لئے کسی شخص کو مدار رائے بنانے کی تجویز شروع ہوئی۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عمرؓ خوب تلوار سونتے ہوئے کھڑے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اس کی گردن اڑا دوں گا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے اس مقولہ پر تنبیہ فرمائی اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں کلام پاک کی آیت وما محمد الا رسول الخ تلاوت فرمائی اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پرستش کرتا ہو تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو وصال ہو چکا لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی پرستش کرتا ہو تو اللہ جل شانہٗ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ لوگ سب کے سب حضرت ابوبکرؓ کے خطبہ کی آواز سن کر منبر کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے اسی خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ دین کی حفاظت کے لئے ایک شخص کی ضرورت ہے جو اس کی نگرانی کرے۔ اور اس کی حفاظت کرے، تم لوگ اپنی اپنی رائیں اس بارے میں بتاؤ۔ مہاجرین نے آپس میں مشورہ کیا پھر تجویز ہوا کہ انصار کی شرکت بھی اس مشورہ میں ضروری ہے ان کی شرکت سے کوئی امر قرار پانا چاہئے اس لئے ان کی مجلس میں یہ حضرات گئے۔ وہاں یہ مسئلہ پہلے سے چھڑا ہوا تھا۔ انصار نے یہ تجویز کی کہ انصار میں ایک امیر مستقل ہو اور مہاجرین میں علیحدہ امیر ہو اس پر حضرت ابوبکرؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد الائمۃ من قریش امیر قریش میں سے ہو نقل کیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کون ہے وہ جس شخص کے لئے ایک ہی واقعہ میں تین فضیلتیں ہوں چہ جائیکہ اور فضائل اور پھر یہ تین بھی ایسی کہ جن میں ہر ایک کمال فضل پر دال ہو۔ اول۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتحاد و ارتباط اور تنہائی کے وقت ساتھ دینا جس کو حق تعالیٰ شانہٗ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار سے ارشاد فرما رہے ہیں۔ دوسرے۔ حق تعالیٰ شانہٗ ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی اور رفیق فرما رہے ہیں۔ تیسرے۔ اللہ جل شانہٗ کی معیت کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ معنا (اللہ ہمارے ساتھ ہے) اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات وہاں تھے جن کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ فرمایا۔ تم ہی بتاؤ کہ وہ کون تھے جن کا آیت میں ذکر ہے کس قدر بڑی ذات ہے ان دونوں حضرات کی (یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے برابر کونسی ہستی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی گفتگو درمیان میں ہوتی رہی جو مختلف روایات میں وارد ہوئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے انصار کی جماعت تمہیں معلوم ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مصلے پر کھڑا کیا اور بیماری کے زمانے میں یہی نماز پڑھوائی تم میں سے کون گوارا کر سکتا ہے کہ ایسے شخص کو امامت سے ہٹائے جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام بنایا ہو۔ انصار نے کہا اللہ کی پناہ ہم حضرت ابوبکرؓ سے آگے نہیں بڑھ سکتے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت کے لئے ہاتھ پھیلا دیا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی، اس کے بعد سقیفہ کے سب لوگوں نے برضا و رغبت بیعت کی۔

فائدہ:۔ یہ ابتدائی بیعت تھی جو انصار کی مجلس میں ہوئی اس کے بعد دوسرے دن مسجد نبوی میں بیعت عامہ ہوئی جس میں اول حضرت عمرؓ نے ایک خطبہ جس میں حضرت ابوبکرؓ کے فضائل بھی تھے اور دیگر امور ارشاد فرمائے اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے ایک طویل خطبہ ارشاد فرمایا جس میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم میں کبھی بھی خلیفہ بننے کا خواہشمند نہیں ہوا۔ نہ مجھے کبھی اس کی ترغیب ہوئی۔ نہ کبھی بھی پوشیدگی میں یا علانیہ اس کے حصول کی دعا کی۔ اپنے انکار پر امت میں فتنہ پیدا ہو جانے کے ڈر سے میں نے اس کو قبول کیا ہے مجھے اس میں کوئی راحت نہیں ہے اور جو کام مجھ پر ڈال دیا گیا ہے میری طاقت سے باہر ہے۔ اللہ ہی کی مدد سے کچھ کام چل سکتا ہے۔

افادات عارفی

ایمان کی خاصیّت

حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ

مرتبہ: مولانا منظور احمد الحسینی

فرمایا! ایک طرف زندقہ والحاد و بے دینی کا بازار گرم ہے، بے حیائی، بے شرمی، بے غیرتی کا سیلاب آرہا ہے دوسری طرف دارالعلوم قائم ہیں اللہ اور اسکے رسول ؐ کا کلام پڑھایا جارہا ہے صوفیا کرام کی مجالس قائم ہیں. وہاں متوجہ الی اللہ ہونے کی ترکیبیں بتائی جارہی ہیں چاہے وہ سو میں ایک دو ہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ کام تو ہورہا ہے اس گندے ماحول میں اس طور کام کا ہوجانا بڑی بات ہے اگرچہ حلقہ ان کا محدود ہے۔ لیکن اس کام کا وجود تو ہے اللہ تعالیٰ کا نام تو لیا جاتا ہے اللہ کے رسولؐ کا ذکر تو کیا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ دینی امور کا ان اداروں کی برکات سے وجود تو ہے یہ ادارے اگرچہ سو میں ایک کی حیثیت رکھتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ ان ہی سے اس دنیا کی بقا ہے " اللہ تعالیٰ کا نام تو لیا جاتا ہے اللہ کے رسولؐ کا ذکر تو کیا جاتا ہے. مطلب یہ ہے کہ دینی امور کا ان اداروں کی برکات سے وجود تو ہے یہ ادارے اگرچہ سو میں ایک کی حیثیت رکھتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ ان ہی سے اس دنیا کی بقاء ہے. اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ مسلمان چاہے جتنی بھی ان کی حالت ابتر ہو مگر وہ صاحب ایمان تو ہیں ایمان اللہ کی عطا ہے ہمارے حضرت تھانویؒ نے ایک دفعہ فرمایا" میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ کوئی مومن دوزخ میں نہیں جائے گا کیونکہ حدیث شریف بھی ہے کہ جس کے قلب میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا وہ دوزخ سے نجات پا جائے گا. ایمان بڑھتا بھی ہے گھٹتا بھی ہے لہذا اسکی حفاظت ضروری ہے اور ضعیف ہونے کے بعد بد اثرات بھی آجاتے ہیں جس

اللہ نے اتنی بڑی دولت ایمانی سے نوازا ہے تو اسکی حفاظت کا سامان بھی بتلایا ہے فرمایا کہ چاہے عمر کے کسی بھی حصے میں حیا سوز، انسانیت سوز اعمال انسان سے صادر ہوتے رہیں صرف ایک دفعہ رجوع الی اللہ کرکے کہے کہ یا اللہ میں نے یہ کیا کیا؟ میں نے اپنے آپ کو برباد کردیا" مجھے معاف کردیجئے.

یہ دعا تو واقعی آج کل کے ماحول کے مطابق ہے یہ گناہوں کو دور کرنے کے لئے تریاق اعظم ہے اسطرح توبہ کرنے سے فسق وفجور کے سارے اثرات ختم ہوجاتے ہیں آپ بار بار توبہ کرتے رہیں اور اسکی تکرار کرتے رہیں تو اس طرح سے ایمان میں قوت اور تازگی آتی رہے گی پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ آپ کے ایمان میں اتنی قوت آجائے گی کہ آپ میں گناہوں سے مدافعت کی قوت پیدا ہوجائے گی.

آج اگر خواہشات سے بچنا مشکل ہے تو آہستہ آہستہ بچنے کا اہتمام ہوجائے گا ہوتے ہوتے مدافعت سے مغائرت پیدا ہوجائے گی اس طرح ایمان کی قوتیں بڑھاتے رہیئے ایمان کو غذا دیتے رہیے. رجوع الی اللہ توبہ، استغفار، توبہ استغفار، سے ایمان میں قوت پیدا کرتے رہیے جن گناہوں میں ہم اور آپ آج ملوث ہیں رجوع الی اللہ سے کل ان سے مغائرت پیدا ہوجائے گی اور آگے بڑھتے رہیں تو ایمان اور اچھے اعمال سے طبعی مناسبت پیدا ہوجائے گی یہ ایمان کی خاصیت ہے کیوں کہ ایمان کبھی رائیگاں نہیں جاتا.

یہ شرارتیں اپنے افسروں کے بل بوتے پر کرتے ہیں

محمد یوسف چک ۱۳۸ ج ب جھنگ

میری ناقص عقل کا ناقص مشورہ یہ ہے کہ مرزائیوں قادیانیوں کے متعلق یہ ضیائی دور میں جو کچھ ہوا ہے وہ حوصلہ افزا ہے لیکن میں آرڈیننس کو غیر مؤثر خیال کرتا ہوں میرا مشورہ یہ ہے کہ قادیانیوں کے تمام کلیدی اسامیوں سے افسر ختم ہونے چاہییں، ان کا اثاثہ منجمد ہونا ضروری ہے یہ افسروں کے زور پر سب شرارتیں کرتے ہیں.

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

درود شریف ایک عظیم نسخہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

(ترجمہ) اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی پیروی کرنے والوں اور ان کے اہل بیت پر اس تعداد میں جو آپ کی معلومات کے شمار کے مطابق (یعنی بے حساب)

فائدہ:- حسب توفیق اس درود شریف کی کوئی مقدار مقرر کرکے اپنے معمولات میں شامل کرلیں. مغرب یا عشاء کے بعد اس کا پڑھنا زیادہ مفید ہے.

اگر پانچ سو یا ہزار بار اس درود شریف کا روزانہ ورد کیا جائے تو اس کی برکات میں سے ایک یہ ہے کہ مرنے سے قبل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا.

(مرسلہ:- محمد یوسف محمودی)

★★★★★★

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 322(

لٹریچر کی اشاعت میں حصہ لیجئے

اندرون وبیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور ردقادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ـــــ مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے ۔

اَلحَمدُ لله ـــ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں ۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو ، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے ۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے ۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے ۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں ۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ۔ ملتان
فون ـــــ 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی (ٹرسٹ)، جامع مسجد باب الرحمت

پرانی نمائش ۔ کراچی ۳ ، پاکستان ۔ فون ـــ ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں ۔

۱ الائیڈ بنک آف پاکستان ، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲
۲ الائیڈ بنک آف پاکستان ، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹